بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلکِ اہلحدیث کا داعی

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

جلد: 45

۹ تا ۱۵ ذیقعد ۱۴۳۵ھ 5 تا 11 ستمبر 2014ء

شمارہ: 34

آدابِ نماز اور خشوع وخضوع

خان اور قادری نے اسلامی وتہذیبی اقدار کا جنازہ نکال دیا۔

امیر محترم سراج الحق صاحب حفظہ اللہ

کا عظیم الشان ”استحکام پاکستان ریلی“ سے خطاب

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے فتاوی کی روشنی میں!

فتنۂ خوارج

امتِ مسلمہ ان کے مذموم مقاصد سے آگاہ رہے!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- مندر کی جگہ مسجد بنانا.....؟؟
- گرجا گھر میں نماز پڑھنا.....؟؟
- مسجد نبوی میں نماز کا ثواب.....؟؟

اتحاد و یکجہتی وقت کی اہم ضرورت!

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

درس قرآن

اخوت اسلامی اور اس کے تقاضے

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ (التوبۃ:۷۱)

''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں۔''

اصول اسلام اور قواعد ایمان میں سے ہے کہ مسلمانوں کے درمیان پیار و محبت اور اخوت و بھائی چارہ کی فضا پیدا کی جائے۔ کیونکہ اسلام امن، بھائی چارہ، محبت و الفت اور دوستی کا درس دیتا ہے جس کی بدولت معاشرہ استحکام کی جانب بڑھتا ہے۔ انسانیت کا درد رکھنا اور مخلوق کا غمگسار بننا ایک مسلمان کا اخلاقی فریضہ ہے۔ جبکہ کسی مسلمان کی دادرسی اور پریشانی و الم میں اس کا سہارا بننا تو اس کے ایمان کا حصہ ہے۔ امت مسلمہ کا کوئی فرد یا جماعت خطہ ارضی کے کسی کونے میں بھی مبتلاء درد و الم ہو تو قرآن مجید ساری امت کو اس کا درد بانٹنے کی نصیحت کرتا ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان رشتوں ناتوں کی بنیاد ہی اخوت و بھائی چارہ پر ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات:۱۰)

''(یاد رکھو) سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

اخوت و بھائی چارہ کا یہ تعلق ایک مسلمان سے دوسرے مسلمان کی کسی مصیبت، پریشانی یا غم میں غمگساری اور مدد کا متقاضی ہے۔

غیروں کے مظالم پر مسلم امہ کی خاموشی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں میں اخوت و بھائی چارہ کا تعلق ماند پڑ گیا ہے۔ سفاکیت، عورتوں اور بچوں پر ظلم و بربریت کم از کم ایک مسلمان کے لیے قابل قبول نہیں ہونی چاہیے۔ ارض الانبیاء کے لوگوں میں ہی ایک مسیحا کی بعثت فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ

﴿وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ﴾ (الزمر:۷۳)

''ہم چاہتے ہیں کہ ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا ہے اور ہم انہی کو زمین کا پیشوا اور وارث بنائیں گے۔''

ایک مسلمان کو مظلوم کی مدد کے لیے ہر وہ شرعی راستہ اختیار کرنا چاہیے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اور کم از کم انہیں اپنی دعاؤں کا حصہ بنانا تو ہر مسلمان کی استطاعت و قدرت میں ہے۔

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

درس حدیث

ظلم و بخل سے بچو

((وَعَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُوا الظُّلْمَ، فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوا دِمَآءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ))

(رواہ مسلم)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ظلم کرنے سے ڈرو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن ظلم کرنے والوں کے لئے اندھیرا ہوگا اور بخیلی سے بچو اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا، انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ انہوں نے خون بہائے اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کر لیا۔''

مندرجہ بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ظلم اور بخیلی سے بچنے کا حکم دیا، اس لئے کہ یہ دونوں کام انسان کو دنیا اور آخرت میں نقصان دیتے ہیں۔ ظلم کرنے والا اپنے ظلم کے نتیجے میں قیامت کے روز تاریکی میں ہوگا اور اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائے گا۔ چونکہ ظالم نے دنیا میں کسی پر ظلم کر کے اس کا مستقبل تاریک کر دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ قیامت کے دن روشنی سے محروم ہوگا اور اپنے ظلم کی سزا پائے گا۔ دوسری بات حضور ﷺ نے یہ فرمائی کہ بخیلی سے بچو، اس لئے کہ بخل کرنے والا اپنی تباہی کا راستہ خود ہموار کرتا ہے۔ لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور رسوائی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جن قوموں نے بخل سے کام لیا وہ ہلاک ہوئے اور آپس میں خون خرابہ کرتے رہے۔ قتل و غارت کا بازار گرم کیا، کسی کی عزت محفوظ تھی اور نہ ہی جان و مال۔ بخیل انسان کو اپنی عزت کا بھی خیال نہیں ہوتا، وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اس طرح اپنا مال محفوظ کر رہا ہوں لیکن حقیقت میں وہ مال تلف کرتا ہے۔ لوگ اسے بُرے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ ظلم و بخل ایسی معاشرتی برائی ہے جس سے قتل و غارت گری شروع ہو جاتی ہے اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھتا ہے۔ جو قوم اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنا شروع کر دے اور حرام کاموں کو حلال کرے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا معاشرتی ترقی اور اللہ کے ہاں مقرب بننے کے لئے ظلم اور بخیلی سے حتی المقدور بچنے کی کوشش کی جائے۔

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone: 35169470, 35169396

تمہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

تا دمِ تحریر تحریک انصاف اور حکومتی ٹیم کے مذاکرات میں ڈیڈ لاک برقرار ہے۔ عمران خان شام کو ہر روز میوزیکل شو میں میاں نواز شریف کے خلاف ایسے زہریلے، غیر اخلاقی، غیر سیاسی، غیر مہذب اور جارحانہ انداز میں تنقید کر کے لوگوں کو مشتعل کرتے ہیں جو نہایت ہی غیر مناسب رویہ ہے۔ دھرنے میں شرکاء کو موسیقی کے ساتھ رقص کی دعوت دینا مغربی کلچر کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دھرنے میں سے باشعور لوگ آہستہ آہستہ کم ہوتے جا رہے ہیں اور نوجوان وہاں بہت خوش ہیں۔ ممتاز کالم نگار ڈاکٹر اجمل نیازی صاحب نے اپنے ایک دوست کے حوالے سے کہا کہ ''مجھے ''نیازیوں'' کے کارناموں نے شرمندہ کیا..... کہ ایک نیازی نے مشرقی پاکستان میں کیا کیا؟ دوسرا نیازی باقی ماندہ پاکستان کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔'' نواز شریف کی مخالفت تو کرتا رہے مگر پاکستان اور پاکستانیوں کے لیے تو ناقابل برداشت باتیں نہ کرے۔ عوام کو نیا پاکستان نہیں بلکہ قائد واقبال کا پاکستان چاہیے، عمران خان کا نیا پاکستان قابل قبول نہیں۔

عمران خان کی ہر تقریر میاں نواز شریف کے استعفے سے شروع ہوتی ہے اور اسی غیر آئینی مطالبے پر ختم ہوتی ہے۔ حالانکہ قومی اسمبلی اور سینٹ نے آئین اور قانون کی بالادستی کی قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کرتے ہوئے اسمبلی کی تحلیل اور وزیر اعظم کے استعفے سے متعلق عمران خان اور طاہر القادری کے مطالبات کو غیر آئینی قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ اسمبلی کی قرار داد میں کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ عوامی مینڈیٹ کی عکاس ہے، ہم آئین اور پارلیمان کے تقدس کو برقرار رکھیں گے۔ اس طرح پورا ایوان، ساری سیاسی جماعتیں اور حکومت ایک طرف کھڑی ہے۔ ہم کسی کو آئین وقانون، جمہوریت اور ایوان کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

تجزیہ نگار اور محبِ وطن سیاسی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اگر وزیر اعظم مستعفی ہو جائیں تو ملک ایک بار پھر سیاسی جمود کا شکار ہو جائے گا۔ روپے کی قیمت گر جائے گی۔ بیرونی سرمایہ کاری رک جائے گی۔ عبوری حکومت کوئی دور رس فیصلے کرنے سے قاصر ہو گی۔ سیاسی کشیدگی میں اضافہ ہو گا۔ آئندہ انتخابات میں بعض سیاسی جماعتوں کے بائیکاٹ کا احتمال ہو گا۔ ایسے حالات میں تیسری قوت مداخلت پر مجبور ہو سکتی ہے اور ملک پچاس سال پیچھے چلا جائے گا۔ بیرونی واندرونی دشمن خوش ہوں گے۔

یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ عمران خاں اور طاہر القادری کی اخلاق سے گری ہوئی گفتگو اور سراسر غیر آئینی مطالبات کے باوجود حکومت نے مذاکرات کے لیے دروازے کھلے رکھے ہیں اور کسی مقام پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ یہ بات بڑی افسوسناک ہے کہ عمران خان اور طاہر القادری نے حکومت کی تمام تر نرمیوں کے باوجود اپنے رویہ میں لچک پیدا نہیں کی۔ اگر انہیں عوام کے مفادات عزیز ہیں تو اپنی انا کے خول سے باہر نکلیں، کسی کے ساتھ ضد نہ کریں، اپنے مفادات کی بجائے ملک وملت کی بہتری کے لیے مذاکرات کریں اور کسی صحتمند نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

عمران خان نے پہلے قوم کو سول نافرمانی کی کال دی تھی جسے ملک کے تمام طبقوں نے مسترد کر دیا تھا۔ اب وہ کہتے ہیں کہ باہر سے رقوم بینک کے ذریعے نہیں بلکہ ہنڈی کے ذریعے منگوائی جائیں جو سراسر غیر قانونی ذریعہ ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ لوگ بینکوں سے اپنا سرمایہ نکال لیں۔ لوگوں نے اسے بھی مسترد کر دیا ہے۔ عمران خان کے ان اقدامات واعلانات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ملک کو معاشی واقتصادی طور پر نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ عمران خان کے نام نہاد آزادی مارچ اور طاہر القادری کے نام نہاد انقلاب مارچ نے ملک میں سیاسی اور معاشی بحران کو جنم دیا ہے۔ کراچی شہر جو منی پاکستان کا درجہ رکھتا ہے جہاں بھتہ کی عدم ادائیگی پر تاجر اور صنعتکار گولیوں کا نشانہ بن جاتے تھے۔ میاں نواز شریف کے حالیہ دور میں بھتہ وارداتوں اور ٹارگٹ کلنگ میں بہت کمی واقع ہوئی۔ امن وامان کی صورتحال بہتر ہونے کی وجہ سے صنعتوں کا پہیہ رواں دواں ہونے لگا تھا جس سے لوگوں کو روزگار میسر آ رہا ہے۔ اب اسلام آباد میں پارلیمنٹ سمیت بہت سی اہم سرکاری عمارتوں کے قریب دھرنوں نے ملک میں بے چینی اور شدید

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
خوارج کا خطرہ (خطبہ حرم)	6
آداب نماز اور خشوع وخضوع	9
قرآن سے صحابہؓ کا طریق استفادہ	12
مہر نبوت	14
اتحاد اور تعاون	16
حضرت بٹالویؒ سے قادیانی کا آخری فیصلہ	18
رپورٹ..... اجلاس کابینہ پنجاب	21
اخبار الجماعۃ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اھل حدیث''
چوک اھل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اضطراب پیدا کر دیا ہے جس سے ملک کا بے حد نقصان ہو رہا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ملک دشمن نادیدہ طاقتیں ملک میں ترقی، امن اور خوشحالی دیکھنا نہیں چاہتیں۔ ان لوگوں کی عقل پر افسوس ہوتا ہے جنہوں نے ایسی قوتوں کا آلہ کار بن کر ماورائے آئین وقانون مطالبات کے لیے اپنے کارکنوں، عورتوں اور بچوں کو مشکلات میں مبتلا کر رکھا ہے۔ پھر یہ مظاہرین پورے ملک کی نمائندگی تو نہیں کرتے۔ چند دنوں سے پانچ چھ محبّ وطن سیاسی ودینی اور حکومت کی اتحادی جماعتوں نے بھی استحکام پاکستان کے نام اور وزیراعظم کے ساتھ اظہار یکجہتی کے حوالہ سے مظاہرے اور بڑی بڑی ریلیاں نکالنا شروع کر دی ہیں۔ عمران خان اور طاہر القادری نے دوسرے شہروں میں بھی دھرنے اور اجتماعی مظاہروں کی بات کی ہے۔ اس طرح ریلیوں میں تصادم کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے۔ لہٰذا انہیں قابل عمل اور معقول مطالبات پر مذاکرات جاری رکھنے چاہئیں۔ عمران خان کو شام کے میوزیکل شو میں غیر شائستہ اور غیر اخلاقی زبان استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ اس سے وہ اپنی عزت میں اضافہ نہیں کر سکتے۔ شاعر نے کہا ہے کہ ؎

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے؟ تمہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

عمران خان اور طاہر القادری نے اسلامی اور تہذیبی اقدار کا جنازہ نکال دیا ہے۔ پروفیسر ساجد میر

مذہب کے نام پر فتنہ اور تبدیلی کے نام پر انتشار کی سیاست کرنے والوں کو عوام نے مسترد کر دیا ہے۔ دھاندلی کی آڑ میں عدلیہ اور قومی اداروں کو نشانہ بنانا کہاں کی حب الوطنی ہے؟ پاکستان میں عراق، شام، لیبیا اور افغانستان جیسے حالات پیدا کر کے دشمن ہماری ایٹمی صلاحیت کو بین الاقوامی تحویل میں لینا چاہتا ہے۔ دشمنوں کے مذموم ارادوں کو خاک میں ملانے کے لئے ہم سب کو اتحاد ویکجہتی کا ثبوت دینا ہوگا۔ عمران نے افتخار چوہدری پر الزام لگا کر معافی مانگ لی ہے۔ طاہر القادری پاکستان آئے نہیں لائے گئے ہیں۔ مقررین کا استحکام پاکستان ریلی سے خطاب

لاہور (۲۶ اگست 2014ء) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ عمران خاں اور طاہر القادری نے اسلامی اور تہذیبی اقدار کا جنازہ نکال دیا ہے۔ مذہب کے نام پر فتنہ اور تبدیلی کے نام پر انتشار کی سیاست کرنے والوں کو عوام نے مسترد کر دیا ہے۔ دھاندلی کی آڑ میں عدلیہ اور قومی اداروں کو نشانہ بنانا کہاں کی حب الوطنی ہے؟ بزدلوں کی طرح طاہر القادری نے عورتوں اور بچوں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ وہ ڈیوس روڈ پر استحکام پاکستان ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ ریلی مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ سے شروع ہوئی اور شاہراہ قائد اعظم سے ہوتی ہوئی کلب چوک اور ڈیوس روڈ پہنچی۔ پروفیسر ساجد میر نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہاں قوم کی بیٹیوں کو سیاسی مقاصد کے لیے دھرنوں کی زینت بنایا اور بے حیائی کی نئی روایات متعارف کرائی جارہی ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ بہت ہو چکا، جمہوریت کے نام پر ریڈزون پر سرکس لگی ہوئی ہے۔ حکومت اپنی رٹ قائم کرے اور دھرنے والوں کے ساتھ سختی کے ساتھ نمٹا جائے۔ اور سرکس ختم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسی مصلحت کا شکار ہو اور نہ کسی دھونس اور دھمکی میں آئے، سپریم کورٹ کے حکم پر من وعن عمل کر کے شاہراہ دستور پر قبضہ چھڑائے تا کہ فاضل جج حضرات، وکلاء، سائل اور عام آدمی کے سپریم کورٹ جانے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے اور روز مرہ کے معمولات بھی بحال ہوسکیں۔ شاہراہ دستور پر قبضہ کر کے سپریم کورٹ تک کے راستے مسدود کرنا اور سفارتخانوں کا کام بھی ٹھپ کرنا کہ یہ انصاف کی فراہمی اور پرامن شہریوں کے حقوق کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم آئین کی بالادستی اور جمہوریت کی خاطر حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک دشمن پاکستان کے انرجی سیکٹر میں تقریباً 35 ارب ڈالرز کی بیرونی امداد کی حوصلہ شکنی کر رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کی معاشی عمل کی بحالی کا کام آگے نہ بڑھنے پائے۔ دشمن یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہاں عراق، شام، لیبیا اور افغانستان جیسے حالات پیدا کر کے ان کی ایٹمی صلاحیت کو بین الاقوامی نگرانی میں لے لیا جائے۔ اور وہ ملک کے حصے بخرے بھی چاہتے ہیں تا کہ پختونستان، سندھو دیش، بلوچستان اور پنجاب الگ الگ کمزور اور تابعدار ریاستیں بن جائیں اور آخری یہ کہ پاکستان کی بہادر اور پیشہ ور لڑاکا فوج کو ملک کے اندرونی مسائل میں الجھا دیا جائے کہ یہ وہ جغرافیائی سرحدوں کے دفاع کے قابل نہ رہے۔ انہوں نے کہا کہ دشمنوں کی ان مذموم ارادوں کو خاک میں ملانے کے لئے ہم سب کو اتحاد یکجہتی کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے سیسہ پلائی دیوار بن جانا چاہیئے اور یہ سب کچھ تبھی ممکن ہوگا جب یہاں جمہوری استحکام اور ریاست کو تقویت ملے گی۔ عمران نے افتخار چوہدری پر الزام لگا کر معافی مانگ لی ہے۔ ناکام دھرنے سے انکا دماغ ماؤف ہو چکا ہے۔ جناب پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ میاں نواز شریف کے گذشتہ دور میں جب چھ جرنیلوں نے چھڑی ہلاتے ہوئے ان سے استعفیٰ طلب کیا تو انہوں نے کہا کہ میری لاش سے گذر کر ہی ملے گا۔ وہ ایک بلے والے کی خواہش پر کیسے استعفیٰ دے سکتے ہیں۔ ان کی جرأت شیروں والی ہے۔ عمران خان کے پی کے میں بیٹنگ کرے اور پانچ سال رنز بنائے۔ اپنی کارکردگی کی بنیاد پر وہاں باؤلنگ ہی نہ کرائے، رنز بنائے جائیں۔ ہم پاکستان میں صرف اسلام مارچ کے حامی ہیں اس کے علاوہ کوئی اور مارچ نہیں چلے گا۔ انہوں نے تمام خطباء سے اپیل کی کہ وہ ملک کی موجودہ صورتحال پر گفتگو کریں۔ اسلام آباد میں اخلاقیات کے جنازے اور مذہب کی آڑ میں بے حیائی کو فروغ دینے والوں کی شدید مذمت کریں۔ طاہر القادری پاکستان آئے نہیں لائے گئے ہیں۔ ریلی کے شرکاء نے عمران خاں اور طاہر القادری کے خلاف نعرے بازی کی۔ انہوں نے کتبے اٹھا رکھے تھے۔ جن پر آئین کی بالادستی اور جمہوریت کے تحفظ کے نعرے درج تھے۔ ریلی سے نائب امیر علامہ زبیر احمد ظہیر، پنجاب کے امیر حافظ عبدالستار حامد، ناظم میاں محمود عباس، سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا نعیم بٹ، ڈاکٹر عبدالغفور راشد حاجی عبدالرزاق، حاجی نذیر انصاری، صاحبزادہ بابر فاروق رحیمی، مولانا مبشر مدنی، لاہور کے امیر رانا نصراللہ خاں، ناظم امتیاز احمد ایڈووکیٹ، قاری عبدالمتین اصغر، قاری ارشد بیگم کوٹی، حافظ یونس آزاد مولانا عبدالباسط شیخوپوری، ملک سلیمان منگلہ، مولانا حسن محمود کمیر پوری، اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی، جنرل سیکرٹری حافظ فیصل افضل شیخ ودیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ (میڈیا سیل)

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
رابطہ: نماز عصر تا نماز مغرب
hammad3316@yahoo.com

مندر کی جگہ مسجد بنانا

سوال ہمارے ہاں سندھ کے علاقہ میں ایک قدیم مندر ہے جو بالکل متروک ہو چکا ہے' ہم اسے خرید کر وہاں مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ کیا شرعی طور پر ایسا کرنا جائز ہے؟ اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب اگر غیر مسلم قوم کی عبادت گاہیں متروک ہو چکی ہوں تو وہاں مسجد بنانے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کا گرجا گھر' یہودیوں کا صومعہ' ہندوؤں کا مندر' سکھوں کا گردوارہ' مشرکین کا بت خانہ' آتش پرستوں کا آتش کدہ اور مرزائیوں کی عبادتگاہ وغیرہ کو اگر مسلمان حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اسے مسمار کر کے مسجد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یا وہاں قائم عمارت میں اس انداز سے تبدیلی کر لی جائے کہ ظاہری طور پر وہ غیر مسلم قوم کی عبادت گاہ معلوم نہ ہو، بلکہ قبلہ کی سمت درست کر کے اور مینار وغیرہ بنا کر مسجد کی حیثیت کو نمایاں کر دیا جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ چنانچہ طائف کے مقام پر جہاں لات نامی بت نصب تھا، اس کی جگہ اب عظیم الشان اور پرشکوہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ جنہیں رسول اللہ ﷺ نے طائف میں اپنا نمائندہ مقرر کیا تھا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں طائف میں اس جگہ مسجد بنانے کا حکم دیا تھا جہاں اہل طائف کا بت نصب تھا۔ (ابن ماجہ' ابواب المساجد: ۷۴۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت میں کفار کی متروکہ عبادت گاہوں کو مساجد میں تبدیل کرنا جائز ہے' تاریخی طور پر یہ بات بھی ثابت ہے کہ عالمگیر بادشاہ نے بھی ہندوستان میں کفار کے معابد کو مساجد میں تبدیل کر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت طلق بن علی رضی اللہ بیان کرتے ہیں: ہم وفد کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ کی بیعت کی اور آپ کے ساتھ نمازیں ادا کیں' پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے علاقہ میں ہمارا ایک گرجا ہے' نیز ہم نے آپ سے آپ کے وضوء سے بچا ہوا پانی طلب کیا' آپ نے پانی منگوایا' پھر وضو کیا اور کلی کی پھر اس پانی کو ایک چھاگل میں انڈیل دیا اور فرمایا: ''جب تم اپنے علاقہ میں جاؤ تو اپنے اس گرجا کو توڑ دینا اور اس کی جگہ یہ پانی چھڑک دینا' پھر اس جگہ کو مسجد بنا لینا۔'' چنانچہ جب ہم واپس اپنے علاقہ گئے تو ہم نے گرجے کو توڑ کر وہاں آپ کے وضوء کا بچا ہوا پانی چھڑک دیا اور اس جگہ مسجد بنائی۔ (النسائی' المساجد: ۷۰۲)

واضح رہے کہ مذکورہ گرجا ان لوگوں کا اپنا تھا جب وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے اپنے گرجے کو توڑ کر مسجد میں بدل لیا' اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ البتہ وہاں کے باشندے غیر مسلم ہوں تو ان کی عبادت گاہوں کو زبردستی مساجد میں تبدیل کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا آزادی مذہب کے خلاف ہے اور اس طرح کی زبردستی اسلام میں جائز نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا آزادئ مذہب کے خلاف ہے اور اس طرح کی زبردستی اسلام میں جائز نہیں۔ صورت مسئولہ میں اگر مندر متروک ہو چکا ہے اور وہاں ہندوؤں کی آبادی نہیں ہے تو اسے توڑ کر مسجد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے یا اس کی عمارت میں معمولی تبدیلی کر کے مسجد کی شکل دی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم!

گرجا گھر میں نماز پڑھنا

سوال کیا عیسائیوں کے گرجا گھر میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ جبکہ وہاں مورتیاں اور مجسمے وغیرہ نصب ہوں' تاکہ اسلام کی وسعت اور عالمی بھائی چارے کا مظاہرہ کیا جا سکے۔ اس کے متعلق شرعی ہدایات کیا ہیں؟

جواب کفار کی عبادت گاہوں میں نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ وہ نجاست آلود نہ ہوں اور نہ ہی وہاں کوئی مجسمہ یا مورتی یا تصویر وغیرہ ہو۔ اگر وہاں تصویریں آویزاں ہیں یا وہاں مجسمے اور مورتیاں نصب ہیں تو وہاں نماز پڑھنا تو کجا' اس جگہ قدم رکھنا بھی جائز نہیں۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ بیان کیا ہے:

''عیسائیوں کے گرجا گھر میں نماز پڑھنا۔'' (بخاری' الصلوٰۃ' باب نمبر ۵۴)

پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی آثار تعلیقاً نقل کیے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے شام کا سفر کیا تو وہاں کے ایک بڑے پادری نے آپ کو دعوت طعام دی تو آپ نے فرمایا: ''ہم ان تصاویر اور مجسموں کی وجہ سے تمہارے عبادت خانوں میں نہیں جاتے۔'' (فتح الباری' ج ۱' ص ۶۸۵)

معلوم ہوا کہ تصاویر اور مورتیوں کی وجہ سے جب وہاں داخلہ ممنوع ہے تو ایسے مقامات پر نماز پڑھنا بدرجہ اولیٰ جائز نہیں ہوگا۔ اس کی مزید وضاحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کے اثر سے ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ عیسائیوں کے گرجا گھر میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے سوائے اس گرجا گھر کے جس میں تصاویر ہوتیں۔

اس کی مزید وضاحت دوسری روایت میں ہے: ''اگر ان میں تصاویر ہوتیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ باہر نکل کر نماز پڑھتے خواہ بارش ہی کیوں نہ ہو رہی ہوتی۔ (فتح الباری' ج ۱' ص ۶۸۸)

امام ابن تیمیہؒ سے جب معابد و کنائس میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے متعلق علماء کے تین اقوال حسب ذیل ہیں:

مطلق ممانعت: یہ امام مالکؒ کا قول ہے۔ مطلق اجازت: اسے امام احمدؒ کے اصحاب نے اختیار کیا ہے۔ اس میں تفصیل ہے کہ اگر یہودیوں کے معبد یا عیسائیوں کے گرجا میں تصویریں ہوں تو وہاں نماز نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں تصاویر ہوں اور اگر تصاویر نہ ہوں تو صحابہ کرام سے گرجا میں نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ' ج ۲۲' ص ۱۶۲)

لہٰذا اس تفصیل کے مطابق مذکورہ سوال کا حل یہی ہے کہ اگر گرجا میں تصاویر نہ ہوں تو وہاں بامر مجبوری نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ بصورت دیگر وہاں داخل بھی نہیں ہونا چاہیے۔ اس مناسبت سے ہم گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے گھروں کے کمروں میں اپنے اور بیگانوں کی تصاویر آویزاں ہوتی ہیں اور ہم وہاں نماز بھی پڑھتے ہیں تو ایسی نمازوں کا کیا حال ہوگا؟ ہمیں اس کے متعلق ضرور غور و فکر کرنا ہوگا۔ واللہ اعلم!

گھر میں ایک کمرہ کو نماز کے لیے مخصوص کرنا

سوال بعض اوقات گھر کے ایک کمرہ کو نماز کے لیے مخصوص کر لیا جاتا ہے' اسی طرح اپنی زرعی زمین میں کوئی خطہ نماز کے لیے مقرر کر دیا جاتا ہے' کیا ایسی مساجد کے وہی احکام ہیں جو شرعی مساجد کے ہوتے ہیں؟ وضاحت فرما دیں۔

جواب مساجد تین طرح کی ہوتی ہیں' رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا ہے۔ مسافر آدمی کو جس مقام پر نماز پڑھنے کی فرصت ملے وہیں نماز پڑھ لے۔ اس طرح کی مساجد بھی عام مساجد کے حکم میں نہیں ہیں۔ دوسری مساجد وہ ہیں جو گھر کے کسی کونے میں یا کسی کمرہ میں نماز پڑھی جاتی ہے اور اسے نماز کے لیے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عتبان بن مالکؓ نے گھر کے ایک حصہ کو مسجد قرار دے دیا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے گذارش کی کہ آپ وہاں نماز پڑھیں تاکہ ہم وہاں آئندہ نماز پڑھا کریں۔ (بخاری' الصلوٰۃ: ۴۳۵۵)

اس طرح کی مساجد کے لیے عام مساجد کے احکام نہیں ہوتے کہ تیسری وہ مساجد ہیں جو فی سبیل اللہ وقف ہوتی ہیں اور وہاں اذان اور جماعت کا اہتمام ہوتا ہے۔ ایسی مساجد کے لیے شرعی مساجد کے احکام نافذ ہوں گے۔ سوال میں مذکور گھر کی مسجد کے لیے شرعی مساجد کے احکام نہیں ہیں۔ کیونکہ تمام مساجد کسی کی ملکیت نہیں ہوتیں' اور نہ ہی ان کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے۔ ان میں وراثت بھی جاری نہیں ہوتی' بحالت جنابت و حیض ایسی مساجد میں آمد و رفت بھی منع ہے جبکہ گھر کی یا زرعی زمین کی مسجد صاحب خانہ اور صاحب زمین کی ملکیت ہوتی ہے۔ اس کی خرید و فروخت بھی کی جا سکتی ہے۔ گھر اور زمین کی مساجد کی خرید و فروخت بھی جائز ہے' انہیں میراث میں تقسیم بھی کیا جا سکتا ہے اور حیض و جنابت کی حالت میں وہاں آنا جانا بھی جائز ہے۔

واضح رہے کہ اگر گھر کی مسجد میں نماز باجماعت پڑھی جائے تو وہاں صرف جماعت کا ثواب حاصل ہوگا' شرعی مسجد کی جماعت کا ثواب نہیں ملے گا۔ مذکورہ عتبان بن مالکؓ سے روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ معذور انسان کے لیے اس طرح کی گھریلو مساجد میں فرائض کی ادائیگی درست ہے۔ اگر وہ جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے گھر میں کوئی جگہ مقرر کر لیتے ہیں جہاں معذوروں کی حالت میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو تو انہیں جماعت کا ثواب مل جائے گا اور ان پر شرعی مسجد سے غیر حاضر ہونے کا الزام عائد نہیں ہوگا۔ بہرحال معذور حضرات' بچے اور خواتین گھر کے کسی کمرے کو نماز کے لیے مخصوص کر لیتے ہیں تو اس کمرے پر شرعی مسجد کے احکام لاگو نہیں ہوں گے۔

مسجد نبوی میں نماز کا ثواب

سوال مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے کتنی نمازوں کا ثواب ملتا ہے؟ بعض روایات میں پچاس ہزار نمازوں کا ذکر ہے' اس قسم کی روایات کی کیا حیثیت ہے؟

جواب رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنا ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''میری اس مسجد میں پڑھی گئی ایک نماز کا ثواب دیگر مساجد میں پڑھی گئی ایک ہزار نماز سے افضل ہے' سوائے مسجد حرام کے۔'' (بخاری' الصلوٰۃ: ۱۱۹۰)

''مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ دیگر احادیث میں اس کی صراحت ہے۔'' (ابن ماجہ' اقامہ الصلوٰۃ: ۱۴۰۶)

جس حدیث میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ثواب بتایا گیا ہے (ابن ماجہ' اقامۃ الصلوٰت: ۱۴۱۳) یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔ کیونکہ اس روایت میں ایک راوی ابوالخطاب دمشقی ہے جس کے حالات کا علم نہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے تقریب میں اسے مجہول قرار دیا ہے اور امام ذہبیؒ نے اس حدیث کو ''منکر جداً'' کہا ہے۔ (میزان الاعتدال: ج ۴' ص ۵۲۰)

خوارج کا خطرہ

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب حافظ محمد سرور ـــ نظر ثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

تلقین، نصیحت اور تنبیہ کے لیے سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ غالب ومقتدر معبود کا ڈر ذہن نشین کروایا جائے۔ اس لیے اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرتے رہو، برے انجام اور ہلاکت سے بچو۔ غفلت سے دامن بچاؤ کیونکہ یہ نیکیوں کی راہ میں رکاوٹ ہے اور آخرت کے لیے یوں تگ و دو کرو گویا کہ کل ہی تم وہاں پیش ہونیوالے ہو۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (الحشر:۱۸)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے اُن سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔''

تاریخ کے اوراق پر ثبت حقائق و اسباق، عبرتوں اور نصیحتوں کا جائزہ لینے والا یہ بات جانتا ہے کہ حق و باطل اور ہدایت وگمراہی کے درمیان ہمیشہ سے ایک کشمکش اور جنگ رہی ہے اور دونوں راستوں کے انصار و اعوان اور پیروکار ہوا کرتے ہیں۔

جب کبھی حق اپنی کرنیں بکھیرتا ہے تو رسوائی اور شکست باطل کا مقدر بنتی ہے، ہلاکت خیز آزمائشوں اور بے پناہ مصائب کے بعد جب نور پھیلتا ہے تو اہل باطل سنگدلی خونریزی اور رسوا کن امور میں آگے بڑھتا ہے۔

تاریخ اہل کفر، تاتاریوں، مغلوں اور قرامطہ کے قبیح، ناروا، المناک اور وحشت انگیز افعال سے بھری پڑی ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ سے اہل اسلام کے خاتمے کے درپے رہے ہیں اور آسمان و زمین ان کے جرم اور شروفساد کے گواہ ہیں۔

لیکن آج یہ سب اقوام اور ان کے نشانات کہاں ہیں؟! انہوں نے زمین میں فساد اور تباہی مچائی اور مسلمانوں کے خلاف چالیں چلیں لیکن آج خود بے نام ونشان ہیں اور تاریخ انہیں ظلم وسرکشی اور استبداد کی علامت کے طور پر جانتی ہے۔ دوسری طرف اللہ کا دین، ہر طرح کے حالات میں غالب وسربلند رہا ہے اور اللہ کے حکم سے اپنے ربانی خصائص اور الٰہی قوت کے بل بوتے پر ہمیشہ یوں ہی سربلند رہے گا اور ہر طرح کے نامساعد حالات میں مسلمانوں کا تعلق اس دین سے مزید پختہ ہوا ہے اور ہوتا رہے گا اور مسلمان اس سراج منیر سے ہمیشہ ہدایت و رہنمائی پاتے رہیں گے؟۔

﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ (الصف:۸)

''یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں، اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔''

برادرانِ ایمان! آج پھر تاریخ اپنے آپ کو دھرا رہی ہے۔ آج کی تاریک رات کل کی شب سیاہ سے کتنی مشابہ ہے! چنانچہ جس طرح خیر القرون کا عرصہ شیطانی چالوں سے محفوظ نہ رہا اور خلافت راشدہ کے آخر میں اسلام کے اندر سب سے پہلی بدعت نے جنم لے لیا، اسی طرح آج بھی خارجیوں کے کم فہم اور بے عقل گروہ اپنے پیش روؤں کے نقش قدم پر رواں دواں ہیں۔

انہوں نے صحابہ کرام اور سلف صالحین کے فہم کے برعکس نصوص شریعت کو غلط انداز سے دیکھا اور سمجھا جس کے نتیجے میں اسلام کی پاکیزہ، صاف اور رحم سے بھرپور صورت کو مسخ کیا اور اپنے افعال میں اسلام کی رواداری اور اعتدال سے یکسر دستبردار ہو گئے۔

یہ سب کچھ وہ دین کے نام پر کر رہے ہیں اور اس سوچ کو دنیا میں کھلے بندوں پھیلا رہے ہیں۔ اسلام کی حقیقت سے ناآشنا آدمی یہی سمجھتا ہے کہ ان غلو پسندوں اور خارجیوں سے جو کچھ صادر ہو رہا ہے، وہی اسلام ہے حالانکہ حقیقی اسلام اس سے قطعاً بری ہے۔

ہمارے سامنے اس قدر غم انگیز حادثات ہیں کہ جن کی ہولناکی سے جگر پھٹنے کو آتے ہیں۔ گمراہی، فساد، جلد بازی اور فتنہ پروری، ٹیڑھا پن، کج روی اور ایسی عقل وفہم جس کا چہرہ غبار آلود سیاہ ہے۔

برادرانِ اسلام! باقی ماندہ ایمان والے، تاویل باطل کی وادیوں میں بھٹکنے والے، واشگاف باطل کی راہوں پر چلنے والے اور سختی اور تشدد سے اپنی پیاس بجھانے والے ان بے نام ونسب خارجیوں سے تعجب کرتے ہیں جو واضح طور پر غلط راستے پر گامزن ہیں اور قتل وخونریزی ان کے منہ کو لگ گئی ہے۔ جن کے نزدیک زندگیاں کتنی سستی ہیں کہ یہ لوگ خون بہاتے ہیں، بے گناہوں کو قتل کرتے ہیں، تباہی پھیلائے اور گندگی اچھالتے ہیں، آبادیاں برباد کرتے ہیں اور اس دین کو نقصان پہنچاتے ہیں جو تمام شریعتوں اور اَدیان کا خلاصہ ہے۔

ایک دانش مند آدمی ان کی عقلوں کے بھٹکنے اور ہر معقول ونقول بات کو فراموش کر دینے پر ہمیشہ تعجب کرتا ہے اور انتہائی دکھ سے سوچتا ہے کہ یہ لوگ کس طرح سخت جہالت کے کیچڑ میں لت پت ہیں اور اس بلند آسمانی آواز پر کان نہیں دھرتے جس نے انسان کو حرمت بخشی اور اسے غلو، جرم اور سرکشی کی دلدلوں سے محفوظ کیا۔ ان لوگوں کو آخر کیا ہو گیا ہے کہ یہ گمراہ کن افکار کا شکار ہو چکے ہیں اور تباہیوں کی زد پر ہیں۔

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝﴾

(البقرۃ:۱۱، ۱۲)

''جب کبھی ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے۔''

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''زمین میں فساد پھیلانے سے مراد یہ ہے کہ

یہاں جس کام کے کرنے سے اللہ نے منع کیا ہو، اسے کرنا اور جس کے کرنے کا حکم دیا ہو، اسے ضائع کرنا۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فساد کا تعلق یا تو دین سے ہوتا ہے یا دنیا سے، دنیا کا سب سے بڑا فساد کسی جان کو بغیر جواز کے قتل کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین کے سب سے بڑے فساد یعنی کفر کے بعد یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔''

اسی طرح امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''شرعی دلیل پر غور وخوض کرنے والے ہر آدمی کے لیے واجب ہے کہ اس مفہوم کا خیال رکھے جو سلف نے سمجھا ہو اور جس پر وہ عمل پیرا رہے ہوں کیونکہ وہی مفہوم درست ترین اور علم وعمل کے اعتبار سے راجح تر ہوگا۔''

اے وہ گروہ جو راہِ راست گم کر بیٹھا ہے اور جب لوگ فوائد سے بہرہ مند ہو رہے ہوتے ہیں ان کے حصے میں خسارہ بھی آتا ہے۔ اپنے اس منہج کی طرف پلٹ آؤ، جو علم سے معمور ہے اور جو سروں پر تاج کی طرح مزین ہوتا ہے۔

اے اہل اسلام! اس طرح کے تمام مذموم نعرے جو اسلامی معاشروں کو بالعموم اور نوجوانوں کو بالخصوص اپنے دام میں پھنسانا چاہتے ہیں، ان کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ معاشرے کو امن واستحکام سے محروم کر کے تباہی اور انتشار کے راستے پر ڈال دیا جائے۔

یہ لوگ نوجوانوں کو ہلاکتوں میں دھکیلنے کے لیے جن شرعی اصطلاحوں کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کا مقصد اور ہدف ہر دو آنکھیں رکھنے والے آدمی پر واضح ہو چکا ہے۔ ان کے ناروا اور نازیبا اقوال وافعال ان کے باطن کا بھید کھولتے اور ان کے دلوں میں بھی باتیں واضح کرتے ہیں، ان لوگوں نے دین کو اپنی حقیر آرزوؤں اور قبیح خواہشوں کی تکمیل کے لیے ایک وسیلہ اور ذریعہ بنا لیا ہے۔

اللہ ہی کے نام کی دہائی ہے کہ خود فریبی کا شکار نئی پود، جوش میں ہوش کھو دینے والی ٹولیاں، کم فہم بچے اور لڑکے بالے عقل سے بیر باندھے ہوئے ہیں، فرمانرواؤں اور علماء کے مقابلے میں خودسری اپنائے ہوئے ہیں اور اپنی حیرانی، درماندگی اور فریب خوردگی میں مارے مارے پھرتے ہیں نتیجۂ شر، فتنے اور تباہیاں پھیلا رہے ہیں۔

اس لیے اے نوجوانانِ امت! جاگ جاؤ۔ اے نوجوانانِ امت! بیدار رہو جاؤ، گمراہ کن اور بے مقصد نعروں اور تحریکوں کے دھوکے میں نہ آؤ۔ ان لوگوں سے بچو جو تمہیں دھوکہ دے کر فتنوں کی کھائیوں اور ہلاکت کے گڑھوں میں دھکیلنا چاہتے ہیں اور سلف صالحین اور ربانی علماء کا منہج تمہارے لیے ہر طرح سے کافی ہونا چاہیے۔

ایسے گروہ کی حماقتوں سے ہمیں کیا حاصل ہوا جس نے دین کا لبادہ اوڑھا اور خونریزی پر اتر آئے۔ وہ اوچھے پن کی گرفت میں ہیں۔ زمین ان کے زہر سے رِس رہی ہے اور رشد و ہدایت کی راہ ان کے سبب دشوار اور مشکل ہے۔

علماء ومفکرین، دعایان اور مربیوں کی ذمہ داری ہے کہ کمزوری، سستی اور خاموشی کا لبادہ اتار کر عزم و ہمت سے کام لیں، لگی لپٹی رکھے بغیر کلمۂ حق کہیں، اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں نہ لائیں اور اللہ کے دین کو غلو پسندوں کی تحریف، جاہلوں کی تاویل اور باطل پرستوں کی کجی سے پاک کریں۔

کیونکہ ہماری امت کو آج انتہائی نازک تاریخی مرحلہ درپیش ہے۔ تاریخ ان لوگوں کے نام ضرور محفوظ رکھے گی جنہیں امت اسلامیہ میں انتشار اور پھوٹ ڈالنے اور خالص اسلام کی تصویر مسخ کرنے کے لیے دشمن اپنے آلہ کار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں، علماء ومفکرین کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی سلامتی کو منہج کی سلامتی پر مقدم نہ کریں اور نئی پود میں خالص سلفی عقیدہ راسخ کریں اور اس عقیدے میں شریعت کے ایسے اصول و ضوابط کی روشنی میں دین اور وطن کا امتزاج پیش کریں جن کی رو سے وطن اور اسلام کا ناتا الف اور لام کا سا ہے۔

اے امت اسلامیہ! ان خوفناک فتنوں کے مقابلے میں ضروری ہے کہ اسلام پر دست درازی کرنے اور اس کا حلیہ مسخ کرنے والے ہر شخص کے مقابلے میں ہم ایک صف بن کر کھڑے ہو جائیں یہ بات انتہائی باعث ننگ وعیب ہے کہ مجرم اور قاتل ٹولہ دین کے نام پر اپنا جرم، اپنی دہشت گردی اور اپنی سرکشی جاری رکھے حالانکہ دین ان سے یکسر بری ہے۔ یہ لوگ دین کے مقدس شعار یعنی جہاد کی صورت بگاڑ کر اسلام کو غلو، دہشت گردی اور خون ریزی کے مذہب کے طور پر متعارف کروا رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ دوسری جانب ہم دیکھتے ہیں کہ فلسطین، غزہ اور شام میں انسانیت کے خلاف جاری جنگ میں ہمارے بھائیوں کا خون بغیر کسی دینی، اخلاقی اور انسانی جواز کے سرعام بہایا جا رہا ہے۔ جہاں اجتماعی مقتل قائم ہیں جن میں کسی کو استثناء نہیں، انسانیت کے خلاف جنگی جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ جماعتوں، تنظیموں اور حکومتوں کی طرف سے دہشت گردی کے نئے نمونے قائم کیے جا رہے ہیں اور یہ اپنی طاقت اور صلاحیت کی بنا پر زیادہ خطرناک ہیں۔

یہ سب کچھ اقوام متحدہ اور اس کے مختلف اداروں کی نگاہوں کے سامنے ہو رہا ہے، جس سے اندیشہ ہے کہ یہ طرز عمل ایک ایسی نسل پروان چڑھائے گا جو تشدد اور دہشت گردی کے سوا کوئی دوسری بات نہ مانتی ہوگی اور جو تہذیبوں کے تصادم پر یقین رکھتی ہوگی۔ مذاکرات اور گفت وشنید پر نہیں اور ایسے میں آج کے خاموش تماشائی ہی سب سے پہلے نشانہ بنیں گے۔

اسلامی معاشرے یا اقوام متحدہ کے پاس اس خاموشی کا کوئی دینی یا اخلاقی جواز نہیں ہے۔

اس لیے ہمیں فتنوں کو دبانے اور جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے پوری کوشش کرنی چاہیے۔ اس وقت عالم اسلام بالخصوص فتنوں کی زد میں ہے، امت اسلامیہ کے بدخواہوں اور دشمنوں نے پس پردہ معاہدوں اور دہشتگرد تنظیموں کے ذریعے فتنوں کے لیے راہ پوری طرح ہموار کر دی ہے۔

اس لیے جو لوگ وقتی مصلحتوں کی وجہ سے یا اپنے مذموم مقاصد کی خاطر دہشتگردی کے خلاف اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے ہاتھ کھینچ بیٹھے ہیں، عنقریب ایسے وقت میں انہیں ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا جب ندامت کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

ضرورت ہے کہ تمام مہذب قوانین کو منہج اسلام کے خلاف اعمال کو ختم کرنے کے لیے حرکت میں لایا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ امت مسلمہ اسلامی ملکوں اور بین الاقوامی طاقتوں کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے امن سے محروم ہو جائے۔

ہمارا فریضہ ہے کہ ایسے قابل عمل اور فول پروف منصوبے تشکیل دیں جن سے توازن اعتدال اور میانہ روی فروغ پائے اور امن وسلامتی کو استحکام نصیب ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر ایک ایسی اخلاقی قرارداد پاس کرنے کی ضرورت ہے جس کے ذریعے قائدین اور علماء اپنا پیغام پہنچائیں۔ جس میں جوانوں کے

خوابوں کی تعبیر بھی ہو۔ اور اس میں جدید ذرائع ابلاغ کا دائرہ کار متعین کیا جائے قبل اس کے کہ یہ امت کے رہے سہے دین، عقل اور امن واستحکام کا خاتمہ کر ڈالے۔

اور آخر میں نصیحت یہ ہے کہ کتاب وسنت کو لازم پکڑ لو اور صحیح فہم کے ساتھ ان پر عمل کرو، اگر کسی پیچیدہ نص کا سمجھنا تمہارے لیے دشوار ہو تو ایک طالب علم کی طرح اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔

﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (الأنفال:۲۲)

''یقیناً خدا کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرو اور توبہ کے ساتھ اپنی لغزشوں کا ازالہ کرو، اس طرح عزت، نصرت اور کامیابی تمہارا مقدر بنے گی۔

اے اہل ایمان! اہل دانش کے لیے انتہائی حیران کن اور عجیب بات یہ ہے کہ بدباطن اور تیرہ بخت لوگ اپنے زہریلے اور ناپاک اسلحے کا رخ اس وطن کی جانب بھی موڑ دیتے ہیں جو وحی کے نزول کی سرزمین اور ایمان کی جلوہ گاہ ہے، میری مراد بلاد حرمین شریفین سے ہے جو توحید وحدت اور قرآن وسنت کی سرزمین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے ٹھکانہ اور امن کی جگہ قرار دیا اور جسے قبلہ بنایا گیا ہے۔

اے امت اسلامیہ! تباہ کن فتنوں اور ہلاکتوں سے محفوظ رہنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ فتنوں سے اور ان کی جانب بلانے والوں سے لوگوں کو متنبہ کیا جائے۔

﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ (البقرۃ:۱۹۱)

''فتنہ اگرچہ برا ہے، مگر فتنہ اس سے بھی زیادہ برا ہے۔''

﴿وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ (البقرۃ:۲۱۷)

''اور فتنہ خونریزی سے شدید تر ہے۔''

اسی طرح جماعت سے چمٹے رہنا، فرمانروا کی بات سننا اور ماننا، گروہ بندی اور جتھے بازی سے دور رہنا اور تعصب سے گریز کرنا بھی فتنوں سے محفوظ رہنے کا بہترین راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ (آل عمران:۱۰۳)

''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

امام مسلم رحمہ اللہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص فرمانبرداری سے نکلا اور جماعت سے علیحدہ ہوا پھر اسی حالت میں فوت ہو گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جو شخص کسی بے مقصد جھنڈے تلے لڑتا رہا اور کسی عصبیت کے لیے غضبناک ہوتا رہا یا کسی عصبیت کی جانب بلاتا رہا یا کسی عصبیت کی تائید کرتا رہا اور اسی حالت میں قتل ہو گیا تو وہ جاہلیت پر قتل ہوا اور جس شخص نے میری امت کے خلاف خروج کیا، ہر نیک اور بد کو روندنے لگا، نہ کسی مومن سے گریز کیا اور نہ عہد والے کے ساتھ عہد نبھایا تو میرا اس سے اور اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔''

اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فتنوں سے محفوظ رہنے کا راستہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ ''مسلمانوں کی جماعت اور فرمانروا کو لازم پکڑنا۔''

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی مصنف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جماعت میں جو چیز تمہیں ناپسند ہے، وہ اس سے بہتر ہے جو فرقہ بندی میں تمہیں پسند ہے۔''

بلاشبہ جماعت واتفاق اللہ کی رسی ہے۔ اس لیے اس کے ذریعہ مضبوط کنڈے کو اچھی طرح تھام لو۔ حاکم کے ذریعے اور اللہ تعالیٰ ہم پر رحمت فرماتے ہوئے دین دنیا کی بہت سی مشکلات حل فرما دیتا ہے۔ اگر حاکم نہ ہو تو راستے پر امن نہ رہیں اور ہمارا کمزور ترین بھی قوی ترین کو لوٹ کر کھا جائے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ بلادِ حرمین شریفین کی اور مسلمانوں کے تمام ممالک کی اور ان کے عقیدے، قیادت، امن وامان اور استحکام کی حفاظت فرمائے، ہمارے سپاہیوں اور جانبازوں کو ہر بہتر کام کی توفیق دے، امت اسلامیہ کو عمومی طور پر اور ہمارے ملک کو خصوصی طور پر بدخواہوں اور دشمنوں کی چال سے بچائے اور اسے ہمیشہ قائم ودائم اور مستحکم رکھے۔ یقیناً میرا پروردگار دعائیں سننے والا ہے۔

اے اللہ! تمام مسلمان حکمرانوں کو اپنی شریعت نافذ کرنے اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے کی توفیق دے۔ اے اللہ! انہیں اپنے مومن بندوں کے لیے رحمت بنا دے۔ (آمین یارب العالمین!)

مرکزی سیکرٹریٹ میں آمد

مرزا افتخار بیگ (امیر تحصیل رحیم یار خان) اور قاری ثناء اللہ شاہد قصوری (ناظم تحصیل رحیم یار خان) نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور میں پیغام چینل کا تفصیلی وزٹ کیا اور سیکرٹریٹ میں حافظ رانا خلیق خان پسروری، ناظم ذیلی تنظیمات پاکستان، حافظ بابر فاروق رحیمی ناظم دفتر مرکزیہ، جناب بشیر احمد انصاری مدیر اعلیٰ ہفت روزہ اہل حدیث، قاری یٰسین طٰہٰ مینجر ہفت روزہ اہل حدیث، جناب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب، جناب میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ پنجاب، جناب حافظ عبدالرزاق سینئر نائب ناظم اعلیٰ پنجاب، جناب وقار احمد اعوان چیف ڈسٹری بیوٹر پیغام چینل، جناب ذاکر الرحمٰن صدیقی صدر A.Y.F پاکستان ودیگر رہنماؤں سے ملاقات کی۔ جماعتی اور ملکی صورتحال پر تبادلہ خیالات کیا۔

منجانب:۔ عبدالرحیم قریشی (ناظم دفتر پنجاب)

استحکام پاکستان ریلی اور اہل حدیث یوتھ فورس

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام استحکام پاکستان ریلی اور قائدین کی سیکورٹی اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے سینکڑوں نوجوانوں نے سرانجام دی۔ اور اسلام آباد سمیت ملک بھر میں لوگوں کو یرغمال بنانے والوں کے خلاف شدید نعرہ بازی۔ مظاہرین نے وزیر اعظم کے استعفے کے غیر آئینی مطالبے کی بھر پور مذمت کی۔ حکومت کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ ریلی کے شرکاء کو یوتھ فورس کے نوجوانوں نے بہترین کھانا اور ٹھنڈا پانی پیش کیا۔ میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کے استعفے کے غیر آئینی مطالبے کے خلاف مذمتی قرارداد منظور کی گئی۔ ریلی کے دوران حکومت سے اسلام آباد میں جاری دھرنوں میں ڈانس شو کرنے والوں کے خلاف ایکشن کا مطالبہ کیا گیا۔ اور ریلی میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اہل حدیث یوتھ فورس نے فحاشی اور عریانی کے پروگراموں کی روک تھام کے لیے ملک بھر میں انسداد فحاشی تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ (رپورٹ: عطاء الرحمٰن حقانی)

آدابِ نماز اور خشوع وخضوع

تحریر: جناب مولانا فلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

اسلامی عبادات میں ایک اہم مسئلہ نماز پڑھنے کے طریقے کا ہے کہ نماز کس طرح پڑھی جائے؟ اس کے آداب کیا ہیں؟ خشوع وخضوع کی اہمیت اور اس کا مطلب کیا ہے؟ نیز خشوع وخضوع کے بغیر پڑھی گئی نماز کی حیثیت کیا ہے؟

اس کا جواب واضح ہے اور وہ یہ کہ نماز سنت نبوی ﷺ کے مطابق ادا کی جائے جیسا کہ نبی ﷺ نے بھی فرمایا: [صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي] (صحیح بخاری: ۶۳۱) ''تم نماز اس طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

نبی ﷺ کے اس فرمان سے مذکورہ سوالوں کا جواب سامنے آجاتا ہے اور وہ یہ کہ

① نماز کے آداب، نماز کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے۔

② آپ ﷺ نماز نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

③ خشوع وخضوع کا مطلب، نماز کے ہر رکن کو پورے اطمینان اور سکون سے ادا کرنا ہے جسے 'تعدیل ارکان' کہا جاتا ہے۔ یعنی تعدیل ارکان بھی نہایت ضروری ہے۔

④ جو نماز تعدیل ارکان یعنی خشوع وخضوع کے بغیر پڑھی جائے گی، وہ نبی ﷺ کے طریقے اور اسوۂ حسنہ کے خلاف ہوگی، لہٰذا وہ نامقبول ہوگی۔

اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی نوید انہی اہل ایمان کے لیے بیان کی ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کا اہتمام کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾ (المؤمنون: ۱، ۲) ''مومن یقیناً فلاح پا گئے وہ جو اپنی نماز میں خشوع کا اہتمام کرتے ہیں۔'' اس کے برعکس سستی سے نماز پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾ (الماعون: ۴ تا ۶) ''تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں، وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔'' منافقین کی صفات بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے: ﴿وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (النساء: ۱۴۲) ''جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو دل سے نہ چاہتے ہوئے، لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ اللہ کو بس تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں۔''

گویا خشوع وخضوع کے بغیر نماز، جس میں اللہ کا ذکر برائے نام ہو، مسلمان کی نماز نہیں، منافق کی نماز ہے، ایسی نماز عنداللہ کس طرح قبول ہوسکتی ہے؟

خشوع ہی سے نماز کے ثمرات وفوائد حاصل ہوتے ہیں:

علاوہ ازیں نماز کے وہ ثمرات وفوائد، جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں بیان کیے گئے ہیں، اس وقت ملتے اور مل سکتے ہیں جب نماز کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کیا جائے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے نماز کا ایک نہایت اہم فائدہ یہ بیان فرمایا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت: ۴۵) ''بے شک نماز بے حیائی (کے کاموں) سے اور منکرات سے روکتی ہے۔'' مگر اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ نماز بھی پڑھتے ہیں، لیکن بے حیائی کے کاموں اور منکرات کا ارتکاب بھی کرتے ہیں حالانکہ اللہ کا فرمان جھوٹا نہیں ہوسکتا: ﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾ (النساء: ۱۲۲) ''اللہ سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے؟'' اس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری نمازوں میں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کا اہتمام نہیں، خشوع وخضوع کا فقدان ہے اور انابت الی اللہ کی کمی ہے، گویا ہمارا حال علامہ اقبالؒ کے اس شعر کا مصداق ہے:

جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

.....

تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر

قرآن وحدیث کے اتباع کا حکم اور اس کی اہمیت:

بنا بریں، ضروری ہے کہ ہم ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو سامنے رکھیں اور انہی کے مطابق سارے کام انجام دیں، ورنہ محنت اور عمل کے باوجود ان کے ضائع ہونے کا شدید خدشہ ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد: ۳۳) ''ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔'' اس سے معلوم ہوا کہ جس عمل میں اللہ ورسول کی اطاعت نہیں ہوگی وہ عمل باطل ہے۔

اللہ کے ہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، عمل کرنے والا اس کی بابت چاہے کتنا بھی خوش گمان ہو، محض خوش گمانی سے کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں ہوسکتا۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴾ (الکہف: ۱۰۳، ۱۰۴) ''کہہ دیجیے! کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ جن کی کوشش دنیاوی زندگی میں اکارت گئی، جب کہ وہ سمجھتے رہے کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔''

یہ فرمانِ الٰہی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ہے جو اللہ، رسول کو مانتے ہی نہیں، یا مانتے تو ہیں لیکن صرف زبان کی حد تک، اعمال میں وہ ان کی اطاعت کو اہمیت نہیں دیتے بلکہ اپنے من مانے طریقے سے عمل کرتے ہیں۔ نتیجے کے اعتبار سے ان دونوں میں فرق نہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی زندگی کے آخری ایام میں فرمایا: [تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ] (موطا امام مالك، كتاب الجامع، باب النهي عن القول بالقدر) ''میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے (اور وہ ہیں) اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔'' ایک اور حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے اس بات کو اس طرح واضح فرمایا: [كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: "مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى."] (صحیح البخاری: ۷۲۸۰) ''میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔'' صحابہؓ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! انکار کرنے والا کون ہے؟ آپ ﷺ

نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں گیا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔''

نماز میں اطمینان اور خشوع وخضوع کی اہمیت، احادیث کی روشنی میں

نماز اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے۔ اگر یہی سنت نبوی ﷺ کے مطابق نہ ہوئی جس کی بابت روز قیامت سب سے پہلے بازپرس ہوگی، تو دوسرے عملوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔ جیسے ایک صحابیٔ رسول ﷺ حضرت حذیفہؓ کا واقعہ آتا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو رکوع وسجود اطمینان سے نہیں کر رہا تھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہؓ نے اس سے کہا: مَا صَلَّيْتَ ''تو نے نماز ہی نہیں پڑھی۔'' راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت حذیفہؓ نے اس کو یہ بھی کہا: [لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ] (صحیح البخاری: ۳۸۹) ''اگر تجھے (اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے) موت آگئی تو محمد ﷺ کے طریقے پر تجھے موت نہیں آئے گی۔''

بلکہ اسی طرح کا ایک واقعہ نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی کا بھی ہے جس میں ہمارے لیے بڑی عبرت ہے، وہ اس طرح ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آیا، نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے نماز پڑھی، آپ ﷺ اس کو دیکھ رہے تھے، نماز سے فارغ ہوکر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: [اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ] ''واپس جا اور پھر نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ گیا اور جا کر دوبارہ نماز پڑھی، پھر رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر پھر فرمایا: [اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ] ''واپس جا اور پھر نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے جا کر پھر نماز پڑھی اور پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا، آپ نے سلام کا جواب دے کر پھر وہی فرمایا: [اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ] ''واپس جا اور پھر نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔''

تین مرتبہ جب اس طرح ہوا تو اس شخص نے کہا: [وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي] ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ (نبی بنا کر) بھیجا (مجھے تو اس طرح ہی نماز آتی ہے) اس سے بہتر انداز سے میں نماز نہیں پڑھ سکتا، پس آپ مجھے طریقۂ نماز سکھا دیجیے۔''

نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: [إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا (وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا)] (صحیح البخاری: ۷۹۳، ۶۲۵۱) ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر (تکبیر تحریمہ) کہہ۔ پھر تیرے لیے جو آسان ہو قرآن کریم کا کچھ حصہ (سورۃ فاتحہ وغیرہ) پڑھ، پھر رکوع کر اور خوب اطمینان سے رکوع کر، پھر رکوع سے سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ پھر سجدہ کر اور نہایت اطمینان سے سجدہ کر، پھر سجدے سے سر اٹھا اور خوب اطمینان سے بیٹھ جا، پھر دوسرا سجدہ کر اور پورے اطمینان سے سجدہ کر۔ (ایک دوسرے مقام پر اس کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ دوسرے سجدے کے بعد پھر اطمینان سے بیٹھ جا، یعنی جلسۂ استراحت کر اور پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اور) پھر اپنی ساری نماز (ہر رکعت میں) اسی طرح کر۔''

نبی کریم ﷺ کے اس موقع پر مذکورہ طریقہ نماز کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص نماز اطمینان سے نہیں پڑھتا تھا اور بار بار کہنے کے باوجود اس کی نماز اطمینان سے خالی تھی۔ نہ قیام وقراءت میں اطمینان تھا، نہ رکوع اور قومے میں اطمینان تھا، نہ سجدوں میں اور نہ ان کے درمیان وقفے میں اطمینان تھا۔ آپ ﷺ نے ایسی نماز کو تین مرتبہ کالعدم قرار دیا (تو نے نماز ہی نہیں پڑھی) حالانکہ وہ بار بار نماز پڑھ کر آ رہا تھا لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ ''تو نے نماز ہی نہیں پڑھی۔''

اس سے معلوم ہوا کہ جس نماز میں سنت رسول ﷺ کے مطابق اطمینان اور اعتدال ارکان نہیں ہو گا وہ نماز، نماز ہی نہیں، محض اٹھک بیٹھک ہے یا کوے کی طرح ٹھونگے مارنا ہے۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ] (سنن أبی داود: ۸۵۵) ''آدمی کی نماز اس وقت تک کافی نہیں ہوتی جب تک وہ اپنی پیٹھ رکوع اور سجدے میں پوری طرح سیدھی نہ کرے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس موضوع پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے، ہم اس کا ضروری خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ امام صاحب یہ حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں: [هذا الحديث نص صريح فی وجوب الاعتدال، فإذا وجب الاعتدال لاتمام الركوع والسجود فالطمأنينة فيها أوجب.] ''یہ حدیث اس بارے میں نص صریح ہے کہ ارکان میں اعتدال واجب ہے اور جب رکوع اور سجود کے پورا کرنے کے لیے اعتدال واجب ہے تو رکوع اور سجدے کو اطمینان کے ساتھ کرنا زیادہ بڑا واجب ہے۔''

پھر امام صاحب حدیث کے الفاظ کہ وہ ''اپنی پیٹھ رکوع اور سجدے میں پوری طرح سیدھی کرے'' کا مفہوم واضح کرتے ہیں: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ جب رکوع سے سر اٹھائے اور اسی طرح جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی پیٹھ کو بالکل سیدھا کر لے، اس لیے کہ پیٹھ کا سیدھا کرنا، رکوع اور سجدے کو پورا کرنے کا حصہ ہے۔ کیونکہ جب وہ رکوع کرتا ہے تو رکوع نام ہے جھکنے کا، پھر سر اٹھانے کا اور پھر سیدھے کھڑے ہو جانے کا اور سجدہ نام ہے قیام سے جھکنے کے وقت سے یا قعود سے ایک وقت (تک رہنے کے بعد) لوٹنا اور اعتدال اختیار کرنا۔ پس جھکنا اور اٹھنا، دونوں رکوع اور سجود کے اطراف اور ان کو پورا کرنا ہیں، اسی لیے حدیث کے الفاظ ہیں: ''اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں پوری طرح سیدھا کرے'' اس سے واضح ہوتا ہے کہ رکوع سے سر اٹھا کر اطمینان سے کھڑے رہنا اور اسی طرح سجدے سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھنا اسی طرح واجب ہے جس طرح رکوع اور سجدے کو پورا کرنا واجب ہے۔

امام صاحب اس نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے آگے مسند احمد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ علی بن شیبانؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ کی بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی، پس آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز صحیح طریقے سے ادا نہیں کر رہا یعنی اپنی پیٹھ، رکوع اور سجدے میں پوری طرح سیدھی نہیں کرتا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: [يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (وفی روایة للإمام أحمد) لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ لَّا يُقِيمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ] (سنن ابن ماجه: ۸۷۱، مسند احمد: ۵۲۵/۲) ''اے مسلمانوں کی جماعت! اس شخص کی نماز نہیں جو اپنی پشت

رکوع اور سجدے میں پوری طرح سیدھی نہیں کرتا۔'' اور ایک دوسری روایت میں الفاظ ہیں، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجدے کے درمیان اپنی پشت پوری طرح سیدھی نہیں کرتا۔''

اس سے واضح ہے کہ پشت کو پوری طرح سیدھا کرنا، اسی کا نام ''اعتدال فی الرکوع'' ہے۔ مسند احمد کی ایک اور روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَوتِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلوتِهِ؟ قَالَ: "لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا" أَوْ قَالَ: "لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔"] (مسند أحمد: ٤/٢٣) ''سب سے بدتر چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا: اپنی نماز سے چوری کس طرح کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا، یا فرمایا: رکوع اور سجدوں میں اپنی پشت پوری طرح سیدھی نہیں کرتا۔''

نیز سنن ابوداود، نسائی اور ابن ماجہ میں حدیث ہے: [نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ۔] (ابوداود: ٨٦٢، نسائی: ١١١٢، ابن ماجہ: ١٤٢٩) ''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: کوے کی طرح ٹھونگے مارنے سے، درندوں کی طرح پیر بچھا کر بیٹھنے سے اور یہ کہ آدمی مسجد میں (مستقل طور پر) اس طرح جگہ مقرر کر لے جیسے اونٹ کر لیتا ہے۔''

یہ تینوں چیزیں اگرچہ باہم مختلف ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان تینوں کو جمع فرما دیا ہے کیونکہ ان تینوں میں نماز کی حالت میں بہائم (چوپایوں) کے ساتھ مشابہت میں اشتراک ہے، پس آپ ﷺ نے کوے کے فعل کی مشابہت سے، درندوں کے مشابہ فعل اور اونٹ کے فعل کی مشابہت سے منع فرما دیا، اگرچہ کوے کا ٹھونگے مارنا باقی دونوں فعلوں سے زیادہ سخت ہے۔ علاوہ ازیں اس کی نسبت اور بھی احادیث ہیں، جیسے صحیحین میں حضرت انسؓ سے مروی روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ] (صحیح البخاری: ٨٢٢، صحیح مسلم: ١١١٠) ''سجود میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔'' بالخصوص دوسری حدیث میں اسے صلاۃ المنافقین (منافقین کی نماز) قرار دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ وہ منافقین کا عمل ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالکؓ کی حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [تِلْكَ صَلوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا] (رقم الحدیث: ٦٢٢) ''یہ منافق کی نماز ہے کہ وہ (نمازِ عصر میں) دیر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج (غروب ہونے کے قریب) شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے اور چار ٹھونگے مار لیتا ہے، اس میں اللہ کا ذکر برائے نام کرتا ہے۔''

اس حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے بتلایا کہ منافق فرض نماز کا وقت ضائع کر دیتا ہے اور اپنا فعل (نماز کا پڑھنا) بھی ضائع کر دیتا ہے اور صرف ٹھونگے مارتا ہے۔ اس سے یہ رہنمائی حاصل ہوئی کہ یہ دونوں فعل مذموم ہیں (نماز کا اصل وقت ضائع کرنا اور پھر نماز کو کوے کی طرح ٹھونگے مار کر پڑھنا) حالانکہ یہ دونوں چیزیں (وقت پر نماز پڑھنا اور اعتدال کے ساتھ پڑھنا) واجب ہیں، یہ منافق دونوں واجبات کا تارک ہے۔

یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نماز کو ٹھونگے مار کر پڑھنا ناجائز ہے اور یہ اس شخص کا فعل ہے جس میں نفاق ہے اور نفاق سب کا سب حرام ہے۔ یہ حدیث بجائے خود ایک مستقل دلیل ہے اور ماقبل کی حدیث کی تفسیر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خٰدِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (النساء: ١٤٢) ''منافقین اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو دل سے نہ چاہتے ہوئے لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ اللہ کو بس تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں۔''

اس آیت میں ان لوگوں کے لیے سخت وعید ہے جو اپنی نمازوں میں ٹھونگے مارتے ہیں اور اعتدال واطمینان سے پوری طرح نہ رکوع کرتے ہیں اور نہ سجدہ کرتے ہیں۔

اور نبی ﷺ نے جو (منافق) کی مثال بیان فرمائی ہے، وہ بہترین مثال ہے، اس لیے کہ نماز دلوں کی خوراک ہے جس طرح کہ غذا جسم کی خوراک ہے، پس جب جسم تھوڑے سے کھانے سے (پوری طرح) غذا حاصل نہیں کر پاتا (اس لیے اس میں قوت وتوانائی نہیں آتی) تو دل بھی ٹھونگے مار نماز سے خوراک حاصل نہیں کر پاتا، اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ ایسے کامل انداز سے نماز پڑھی جائے جس سے دلوں کو پوری خوراک حاصل ہو۔

حدیث میں ایک اور واقعہ آتا ہے جو صحیح ابن خزیمہ میں موجود ہے۔ حضرت ابوعبداللہ اشعریؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی، پھر ان کے ایک گروہ میں بیٹھ گئے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا، رکوع کرتا اور سجدے میں ٹھونگے مارتا، رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھ رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''اس کو دیکھتے ہو؟ اگر اس کو (اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے) موت آ گئی تو محمد ﷺ کی ملت کے علاوہ کسی اور ملت پر اس کو موت آئے گی۔ یہ اپنی نماز میں اس طرح ٹھونگے مارتا ہے جیسے کوا خون (یا مٹی) میں ٹھونگے مارتا ہے۔ یاد رکھو! اس شخص کی مثال جو نماز پڑھتا ہے اور رکوع پوری طرح نہیں کرتا اور اپنے سجدے میں ٹھونگے مارتا ہے، اس بھوکے کی طرح ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے جو اس کی بھوک کے لیے یکسر ناکافی ہوتی ہیں۔ اس لیے (سب سے پہلے) کامل طریقے سے وضو کرو۔ ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے اور آگ کی وعید ہے جن کی ایڑیاں خشک رہیں اور رکوع اور سجود پوری طرح کرو۔'' (صحیح ابن خزیمہ: ١/٣٥٥، رقم ٦٦٥)

صحیح بخاری کے حوالے سے حضرت حذیفہؓ کا واقعہ بھی گذر چکا ہے جس میں انہوں نے بھی بغیر اعتدال ارکان نماز پڑھنے والے کی موت کی بابت اسی قسم کا اندیشہ ظاہر فرمایا تھا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''تیری موت اس فطرت پر نہیں ہو گی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔''

سنت سے مراد ایک تو وہ فعل ہوتا ہے جو فرض نہیں ہوتا، لیکن یہاں سنت سے مراد دین وشریعت ہے، اس لیے غیر الفطرۃ اور غیر السنۃ دونوں سے یہاں مراد ایک ہی ہے یعنی دین اور شریعت۔ مستحبات مراد نہیں ہیں اس لیے کہ مستحبات کے ترک پر اتنی مذمت اور وعید نہیں ہوتی، بنا بریں جب یہ کہا جائے کہ تیری موت سنت پر یا فطرت پر نہیں آئے گی تو اس کا مطلب ہے کہ دین اسلام اور شریعت محمد یہ ﷺ پر نہیں آئے گی۔

(ملخص از فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ: ٢٢/٥٢٦ تا ٥٤٧)

درس قرآن کی تکمیل پر پروگرام

مرکزی جامع مسجد مبارک اہل حدیث فاروقہ ضلع سرگودھا کے خطیب وناظم ضلع سرگودھا حافظ عبدالغفور صاحب پانچویں مرتبہ درس قرآن مکمل کر رہے ہیں، اس موقع پر قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی اور قاری محمد یعقوب صاحب خطاب فرمائیں گے۔

قرآن سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریق استفادہ

تحریر: جناب سید معروف شاہ

قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کا جو لگاؤ اور شغف ہے وہ کسی دوسری کتاب کے ساتھ کسی قوم کا نہیں ہے۔ اس گئے گذرے زمانے میں بھی جگہ جگہ قرآنی مکتب قائم ہیں اور باوجود یہ کہ بے شمار کتابیں اور بے اندازہ دوسرے علوم وفنون موجود ہیں جو انسان کی دلچسپی کا محور بن رہے ہیں۔ لیکن ہر مسلمان بچہ قرآن ضرور پڑھتا ہے اور سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد اس کتاب مقدس کو حفظ کرتے ہیں۔ یہ تو ہے ہمارے زمانہ کی حالت، اب ذرا اس دور زریں کا تصور کیجیے جبکہ مسلمانوں کے درمیان اللہ کا نبی (آپ پر اللہ کی سلامتی ہو) موجود تھا اور اللہ کا کلام روز وشب اتر رہا تھا۔ دور صحابہ کرامؓ میں حالت یہ تھی کہ کتاب اللہ صحابہ کرامؓ کی زندگی کا محور تھی۔ عرب جو اسلوب کے حسن کی بنا پر نثر میں شعر کہتے تھے اور بلا کے ذہین تھے، جب ان کے سامنے اس قسم کی ایک بلند پایہ کتاب آئی تو وہ اس کے شیدائی بن گئے۔ شعراء اپنے شعر بھول گئے۔ خطباء قرآن کے مقابلے میں گونگے ہو گئے، جو قادر الکلام تھے ان کو زبان کھولنے کا یارا نہ رہا۔ اب ان کا اوڑھنا، پچھونا قرآن تھا اور اسی کو انہوں نے حرزِ جان بنا لیا تھا۔

مسجد نبوی نے ایک مکتب، ایک مدرسہ اور ایک اکادمی کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ ادھر کتاب اللہ کی کتابت ہو رہی ہے۔ ادھر ایک گروہ تلاوت میں مصروف ہے، کہیں قرآن کے مضامین سمجھے اور سمجھائے جا رہے ہیں تو کہیں فقہی اور دینی مسائل پر غور وفکر جاری ہے۔ کسی کو کوئی مشکل پیش آ رہی ہے تو کوئی دوسرا مشکلات کی وضاحت کرنے میں مصروف ہے۔ اگر کہیں اختلاف ہو گیا تو حضور ﷺ کی طرف رجوع کیا جا رہا ہے اور آپ تعلیم وتربیت اور تشریح وتوضیح کا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔

مسجد نبوی میں ایک طرف ذکر وفکر اور عبادت گزاری ہو رہی ہے تو دوسری طرف علمی مجلسیں گرم ہیں۔ رسول انور ﷺ حجرہ مبارک سے نکلتے ہیں، دونوں مجالس کی نگاہیں اٹھتی ہیں کہ دیکھیں آپ ﷺ کس مجلس میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ مجلس تعلیم وتدریس کو اولیت دے کر اشارہ فرما دیتے ہیں کہ دین میں علم کا کیا مقام ہے؟ غرض ایک طرف تعلیم وتربیت کا یہ سلسلہ چل رہا ہے تو دوسری طرف کچھ اور صحابہ وحی ربانی کو حفظ کر رہے ہیں، کوئی مفہوم پوچھ رہا ہے، کوئی کسی کے لہجے کی تصحیح کر رہا ہے۔ غرض ہر طرف قرآن ہی قرآن ہے اور اصحاب صفہ نے تو اپنے آپ کو قرآن کے لیے وقف ہی کر دیا ہے۔ ساری دنیا سے کٹ کر وہ صرف اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ سے جڑ گئے ہیں۔ ضروریات زندگی تک سے دست کش ہیں۔ کچھ اصحاب خیر کھجور کے خوشے لا کر مسجد میں رکھ دیتے ہیں اور یہ لوگ ان پر بسر اوقات کر لیتے ہیں۔

اس دور کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد قرآن اور صحابہ کے تعلق سے جو بنیادی باتیں سامنے آتی ہیں ان کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن:

صحابہؓ میں سے ہر فرد قرآن کا کچھ حصہ روزانہ پڑھتا تھا۔ چونکہ ان بزرگوں کو الفاظ اور تراکیب سمجھنے کی ضرورت نہ تھی (کیونکہ معاملہ اپنی زبان کا تھا) لہٰذا وہ معانی ہی پر غور وفکر کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی اپنی طاقت کے مطابق قرآن مجید کے حصے مقرر کر رکھے تھے جن کی تلاوت وہ ہر روز کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی بھی سات دن سے کم وقت میں قرآن ختم نہ کرے۔ صحابہ کرامؓ قرآن کو انفرادی طور پر بھی پڑھتے تھے اور ایک جگہ جمع ہو کر بھی۔ ایک دفعہ مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ قرآن پڑھ رہے تھے جن میں بدوی، عجمی اور دوسرے صحابہ شریک تھے۔ نبی ﷺ تشریف لائے اور نہایت خوش ہوئے۔ فرمایا: ''پڑھے جاؤ سب کا طرز اچھا ہے۔..... اس کے بعد ایسی قوم پیدا ہو گی جو قرآن مجید کو تیر کی طرح سیدھا کرے گی لیکن اس کا مقصد ثواب آخرت نہ ہو گا بلکہ دنیا ہو گی۔''..... ایک دوسری روایت میں آتا ہے: ''قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔'' یعنی یہ لوگ اس پر عمل نہ کریں گے اور نہ ہی اسے سمجھ کر پڑھیں گے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو تلاوت کرتے دیکھا تو فرمایا: ''شکر ہے کہ کتاب اللہ ایک ہے اور تم میں سرخ، سفید اور سیاہ سب قسم کے لوگ شامل ہیں۔'' صحابہ کرامؓ بڑے شوق کے ساتھ ایک دوسرے سے کلام الٰہی سنتے تھے۔ سیدہ عائشہؓ کے متعلق ایک روایت میں آتا ہے کہ وہ دیر سے حجرے میں تشریف لائیں، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو کہا کہ کوئی صحابیؓ نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید کو پڑھ رہے تھے، میں سنتی رہی۔ خود حضور ﷺ مختلف صحابہؓ سے قرآن پاک سنتے تھے۔

حفظ قرآن:

اگرچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن مجید کی کتابت ہو چکی تھی لیکن مسلمانوں نے حفاظت کتاب کا مدار صرف کتاب پر نہ رکھا بلکہ بے شمار افراد نے اسے مکمل طور پر حفظ کر لیا تھا۔ عرب بلا کا حافظہ رکھتے تھے اور پھر معاملہ جب اللہ کی کتاب کا ہو جو انہیں دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز تھی تو وہ اسے حفظ کیوں نہ کرتے۔ ان کے حفظ کی تو یہ کیفیت تھی کہ صرف ایک جنگ یمامہ میں (حضرت صدیقؓ کے عہد میں) شہادت پانے والوں میں ۷۰۰ حفاظ تھے۔ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں جن لوگوں نے پورا قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور مسند تعلیم وارشاد پر متمکن تھے ان کی تعداد خاصی ہے۔ ان میں خواتین صحابیات بھی تھیں۔

استفادہ کا طریقہ:

صحابہ کرامؓ نے مطالعہ قرآن میں تین طریقے

استعمال کیے، حضور سے دریافت کرنا ایک دوسرے سے دریافت کرنا اور خود غور وفکر کرنا۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرنے کے کئی واقعات کتب تفسیر اور احادیث میں مذکور ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات تفسیر آیات کے لیے وحی نازل ہوئی اور بعض اوقات حضور اکرم ﷺ نے خود تشریح فرما دی۔ یعنی صحابہ کرامؓ صرف عربی سے واقفیت کو کافی نہیں سمجھتے تھے بلکہ رسول اللہ ﷺ سے مطلب دریافت کیا کرتے۔

جب حرمت شراب نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ کو شبہ ہوا کہ جو لوگ اعلان حرمت سے پہلے ترک شراب کے بغیر فوت ہو گئے وہ بھی گنہگار ہیں اور ان سے مؤاخذہ ہو گا۔ اس پر سورہ مائدہ کی آیت ۹۳ نازل ہوئی:

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا﴾ (المائدۃ:۹۳)

آیت ﴿لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ (۶:۸۲) میں حضور ﷺ نے ظلم کی تشریح شرک سے کی اور آل عمران کی آیت ۶۴ کے بارے میں جب صحابہ کرامؓ نے یہ سوال کیا کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کو "اربابا من دون الله" نہیں سمجھتے۔ حضور ﷺ نے "رب" کے مفہوم کی وضاحت فرمائی کہ اس سے مراد قانون ساز ہے اور ظاہر ہے کہ اہل کتاب اپنے مذہبی پیشواؤں کی بطور خود حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ کو حرام سمجھتے ہیں۔

حضور ﷺ کے انتقال کے بعد صحابہ کرامؓ کو جب کوئی اشکال یا شبہ ہوتا تو وہ بے تکلفی سے ایک دوسرے سے استفادہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عمرؓ کا شدت غم سے یہ خیال تھا کہ آپ ﷺ فوت نہیں ہوئے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ جس شخص نے آپ ﷺ کے انتقال کا نام لیا میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ لیکن جب حضرت ابوبکرؓ نے آل عمران کی آیت ۱۴۴ سے استدلال فرمایا تو آپ خاموش ہو گئے اور عمر بھر حضرت صدیقؓ کے ممنون احسان رہے۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ اور حضرت عمرو بن معدیکربؓ کو غلط فہمی تھی کہ

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا﴾ (المائدۃ:۹۳)

کے مطابق شراب بدکاروں کے لیے تو حرام ہے اور نیکوکاروں کے لیے جائز ہے لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یہ تشریح کی کہ یہ آیت لوگوں کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے اتری ہے کہ جو لوگ اب سے پہلے شراب پیتے تھے اور اسی حالت میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کو شاید آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔ اللہ نے وضاحت فرما دی کہ ان سے کوئی مؤاخذہ نہ ہو گا۔ اسی طرح سعی صفا ومروہ کے بارے میں حضرت عروہ کو یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (البقرۃ:۱۸۵) سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سعی کرے تو گناہ نہیں لیکن اگر کوئی چھوڑ دے تو بھی مؤاخذہ نہ ہو گا۔ سیدہ عائشہؓ نے انہیں سمجھایا کہ دراصل مسلمان اسی سعی کو مکروہ سمجھنے لگے تھے کیونکہ جاہلیت کے دور میں وہاں بت رکھ دیے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سعی کرو یہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔

تیسرا طریقہ یہ تھا کہ صحابہ کرامؓ آیات پر خود غور وفکر کر کے نئے نکات سمجھ لیتے تھے لیکن یہ نئے نکات اسلام کے مجموعی تصور کے مطابق اور اسالیب کلام عرب کے مطابق ہوتے تھے۔ کیونکہ قرآن مجید عام اسلوب کے مطابق عربی مبین میں نازل ہوتا تھا۔ مثلاً "سورۃ النصر" اور "الیوم اکملت لکم دینکم" سے صحابہؓ نے یہ استنباط کیا کہ حضور ﷺ کی رحلت کا وقت قریب ہے۔

ایک دفعہ جب حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے سورہ بقرہ کی آیت ۲۶۶ میں بیان کردہ تمثیل کا مفہوم دریافت کیا جس میں کہا گیا ہے کہ کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا بہترین باغ ہو اور وہ ضعیف ہو چکا ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور اچانک اس کا یہ باغ جل جائے؟ صحابہ کرامؓ خاموش ہو گئے اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یہ توجیہ کی "اللہ (دراصل) یہ بیان فرماتا ہے کہ تم میں سے کوئی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ ساری عمر نیک کام کرتا رہے کہ جب اس کی عمر انتہا کو پہنچ رہی ہو اور وہ خاتمہ بالخیر کا محتاج ہو لیکن اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے جو اس کی بری عاقبت کا باعث ہو جائے۔ سورہ بقرہ کی اس تمثیل سے مقصود یہ ہے کہ احسان کرنے کے بعد احسان جتلانے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس سے مزید مفہوم اخذ کیا جو قرآن وسنت کے مجموعی تصور کے مطابق ہے۔

عظمت وجلالت

صحابہ کرامؓ کے دلوں میں کتاب اللہ کی جو عظمت وجلالت تھی اس کا تصور بھی مشکل ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عمرؓ نے شرائط صلح کو ناپسند فرمایا تھا لیکن بعد میں وہ پشیمان ہوئے اور مارے خوف کے چھپتے پھرے کہ کہیں ان کے بارے میں تادیبی آیات نازل نہ ہو جائیں۔ چنانچہ اسی حال میں انہیں کسی نے پکارا کہ دربار نبوت سے آپ کا بلاوا آیا ہے، گھبرا کر کانپ اٹھے لیکن جب حضور نے "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا" (الفتح:۱) کی آیات پڑھ کر سنائیں تو تسلی ہوئی۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: "وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔" ابوذرؓ خوفزدہ ہو گئے کہ شاید ان کے بارے میں کوئی ایسی بات نازل ہو گئی، حالانکہ دراصل آپ ﷺ کی مراد (جیسا کہ وضاحت ہو گئی) ان لوگوں سے تھی جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔

جب آیت ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ بہت گھبرائے کیونکہ بہتوں کے پاس ضرورت سے زیادہ کچھ نہ کچھ پس انداز کردہ مال موجود تھا، حضرت عمرؓ نے لوگوں کی اس پریشانی کو بھانپ لیا اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ بظاہر یہ آیت عام لوگوں کے لیے سخت پریشانی اور گھبراہٹ کا سبب بنی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو اور نہ دی گئی ہو۔ اگر مقصود یہی ہوتا کہ ضرورت سے زیادہ کوئی بھی کچھ اپنے پاس نہ رہنے دے تو تقسیم میراث کے حکم کی ضرورت کیا باقی رہ جاتی ہے۔ اس تشریح کے بعد حضرت عمرؓ نہایت خوش ہوئے اور لوگوں کو بھی یہ خوشخبری سنا دی۔

باقی صفحہ 15 پر

مُہرِ نبوت

تحریر
جناب پروفیسر ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی

اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول ﷺ کو نبوت کے سلسلے میں بہت سی علامات سے نوازا تھا۔ ان میں سے ایک ''مہرِ نبوت'' تھی۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان' پشت پر' بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے قریب تھوڑا سا گوشت ابھرا ہوا تھا۔ اس پر تل کی طرح کے نشان اور کچھ بال بھی تھے۔

سابقہ انبیاءؑ کی کتابوں میں آخری نبی کی نبوت کی واضح علامات کے ضمن میں اس علامت کا ذکر بھی ہوتا رہا۔ جیسا کہ سیدنا سلمان فارسیؓ کے قبول اسلام کے واقعہ کی تفصیلات میں بیان ہے کہ وہ تلاشِ حق میں اپنے دور کے متعدد اہل کتاب، اصحاب علم کی خدمت میں رہے۔ ان میں سے ایک کی وفات کا وقت قریب آتا تو آپ اس سے کسی مستند و معتبر صاحب علم کے متعلق دریافت کرتے اور اس کی خدمت میں چلے جاتے۔ آخری عالم نے کہا کہ میرے علم کے مطابق اب کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو آپ کی صحیح دینی رہنمائی کر سکے۔ آخری زمانے کے آخری نبی کے ظہور کی تقریباً تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اس نبی کا ظہور قریب ہے۔ وہ سنگلاخ سرزمین میں پیدا ہوگا اور پھر ہجرت کر کے کھجوروں کی سرزمین' یثرب میں آئے گا۔ اب تم ادھر چلے جاؤ۔

چنانچہ اللہ کریم نے یاوری کی اور آپ مشکلات کے صحراء اور رکاوٹیں عبور کرتے ہوئے بالآخر یثرب جا پہنچے۔ آپ ایک غلام کی حیثیت سے یہودیوں کے ہاں رہنے لگے۔ انہی دنوں رسول اکرم ﷺ بھی ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ آخری عالم نے سلمان فارسیؓ کو رخصت کرتے وقت آخری نبی کی کچھ واضح علامات سے بھی آگاہ کیا تھا کہ وہ صدقہ نہیں کھائے گا۔ البتہ ہدیہ قبول بھی کرے گا اور کھائے گا۔ اور ان کے کاندھوں کے درمیان ''مہرِ نبوت'' ہوگی۔

چنانچہ موقعہ ملنے پر سیدنا سلمانؓ ایک دفعہ کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ صدقے کی کھجوریں ہیں' قبول فرمائیں۔ آپ نے وہ کھجوریں صحابہ میں تقسیم کر دیں اور فرمایا: ''میں صدقہ نہیں کھاتا۔'' پھر ایک اور موقعے پر کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا' یہ ہدیہ ہے تو آپ نے بھی تناول کیں اور صحابہ کو بھی کھلائیں۔

ایک اور موقعے پر آئے اور مہرِ نبوت ملاحظہ کرنے کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ (مسند احمد' جلد ۵' ص ۴۳۵)

غزوۂ تبوک کے دنوں میں جب آنحضرت ﷺ تبوک میں قیام فرما تھے' شاہِ روم ''ہرقل'' کا ایک سفیر جو قبیلۂ تنوخ کا ایک فرد تھا' آپ کی خدمت میں آیا' ہرقل نے اس سے کہا تھا کہ موقع پا کر تم ان کی پشت پر نظر ڈالنا۔ اگر کوئی خاص بات یا چیز دکھائی دے تو دھیان رکھنا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خود فرمایا: ''تمہیں جو چیز دیکھنے کو کہا گیا تھا' آؤ ملاحظہ کر لو۔'' چنانچہ اس کا بیان ہے کہ میں نے آپ کے کندھے کی نرم ہڈی کے قریب ایک مہر دیکھی جو ایک بڑی بند مٹھی کے برابر تھی۔ (مسند احمد' جلد ۳' ص ۴۴۲)

سیدنا ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ بنو عامر کے ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ مجھے اپنے کاندھوں کے درمیان والی علامت نبوت دکھلائیں' میں اچھے لوگوں میں سے ہوں (آپ کو کچھ ضرر نہیں پہنچاؤں گا) آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب کوئی دوسری علامت نہ دکھلاؤں؟'' اس نے کہا: ضرور دکھائیں۔ آپ نے کھجور کے ایک درخت کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''جا کر اس درخت کو بلا لاؤ۔'' اس نے جا کر بلایا تو وہ درخت قدم بھرتا ہوا آیا اور آ کر آنحضرت ﷺ کے سامنے ایستادہ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جا اب واپس چلا جا۔'' تو وہ درخت واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ بدبخت عامری نہ ماننے والا تھا۔ نہ مانا اور کہنے لگا اے آلِ بنو عامر! میں نے آج تک ان سے بڑا جادوگر نہیں دیکھا۔ (مسند احمد' جلد ۱' ص ۲۲۳)

سیدنا علیؓ نے ایک طویل حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا حلیہ مبارکہ اور آپ کی سیرت و اخلاق کے ضمن میں بیان کیا کہ آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان ''خاتم النبوۃ'' یعنی مہرِ نبوت تھی۔ (جامع ترمذی' المناقب' باب ۸' حدیث: ۳۶۳۸)

سیدنا جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے کاندھے کے قریب مہر دیکھی۔ وہ کبوتری کے انڈے کے برابر تھی اور اس کا رنگ آپ کے باقی جسم کے رنگ کا سا تھا۔ (صحیح مسلم' باب بیان شیبہ و باب اثبات خاتم النبوۃ؛ جامع الترمذی' المناقب' باب: ۱۱' حدیث: ۳۶۴۴؛ الشمائل للترمذی' مسند احمد' جلد ۵' ص ۹۰)

سیدنا عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ میں گھوم کر آپ کی پشت کی جانب آیا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کے کنارے والی نرم ہڈی کے قریب مہرِ نبوت دیکھی۔ وہ ایک مٹھی کے برابر ابھرا ہوا گوشت تھا اور اس پر تل کی طرح کے چھوٹے چھوٹے نشان تھے۔ (صحیح مسلم' المناقب' باب اثبات خاتم النبوۃ)

سیدہ رمیثہؓ کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا اس قدر قرب حاصل تھا کہ میں اگر چاہتی تو آپ کے کاندھوں کے درمیان مہرِ نبوت کو بوسہ دے لیتی۔ (مسند احمد' جلد ۶' ص ۳۲۹)

ابورمثہ رفاعہ بن یثربی تمیمیؓ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میرے والد نے آپ کی کمر پر انار کے برابر ابھرا ہوا گوشت دیکھا تو عرض کیا' اللہ کے رسول! میں ایک ماہر طبیب ہوں' اس کا علاج کر سکتا ہوں' اجازت ہو تو اس کا علاج کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم محض ایک رفیق (دوست) ہو، درحقیقت طبیب تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ (مسند احمد' جلد ۴' ص ۱۶۳)

سیدنا قرہ بن ایاس مزنیؓ کا بیان ہے کہ میں اپنے قبیلے کے ایک گروہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کی اجازت سے اپنا ہاتھ آپ کی قمیص کے دامن

میں ڈال کر مہر نبوت کو چھو لیا۔ (سنن ابی داود' حدیث: ۴۰۸۲؛ مسند احمد' جلد ۳' ص ۴۳۴ وجلد ۴' ص ۱۹)

سیدنا سائب بن یزیدؓ کا بیان ہے کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے گئیں اور عرض کیا' اللہ کے رسول! میرا یہ بھانجا مریض ہے۔ تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نوش کیا۔ اس کے بعد میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ کے کاندھوں کے درمیان ''مہر نبوت'' ملاحظہ کی۔ (صحیح البخاری' المناقب' باب: ۲۲' خاتم النبوۃ' حدیث: ۳۵۴۱' ۵۶۷۰' ۶۳۵۲)؛ صحیح مسلم' الشمائل للترمذی؛ جامع الترمذی' المناقب' باب: ۱۱' حدیث: ۳۶۴۳)

سیدنا عبد اللہ بن سرجسؓ نے ایک محفل میں اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے لوگوں سے فرمایا: اس شیخ کو دیکھتے ہو' مجھے اللہ کے رسول ﷺ سے ہم کلامی کا شرف حاصل رہا اور آپ کے ہمراہ کھانا کھانے کی سعادت بھی ملی اور میں نے آپ کے کاندھوں کے درمیان والی ''مہر نبوت'' بھی ملاحظہ کی۔ وہ آپ کے بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے قریب تھی۔ ایسے تھی جیسے بند مٹھی ہوتی ہے۔ اس پر تل کے نشان تھے۔ (مسند احمد' جلد ۵' ص ۸۲)

سیدہ ام خالد بنت خالد بن سعیدؓ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں گئی۔ میں نے زرد رنگ کی قمیص زیب تن کی ہوئی تھی۔ آپ نے اس کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا: ''خوب' بہت خوب۔'' میں آپ کی ''مہر نبوت'' کے ساتھ کھیلنے لگی۔ میرے والد نے مجھے سختی سے روکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں' یہ جو کرتی ہے اسے کرنے دو۔'' (صحیح البخاری' الجہاد' باب: ۱۸۸' حدیث: ۵۹۹۳' ۳۰۷۱)

سیدنا ابوزید انصاریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ادھر آؤ۔'' میں آپ کے قریب آیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنا ہاتھ میری قمیص کے اندر داخل کر کے میری پشت پر پھیرو۔'' میں نے اپنا ہاتھ آپ کی پشت مبارک پر پھیرا تو ''خاتم النبوۃ'' (مہر نبوت) میری انگلیوں میں آ گئی۔ ان (ابوزیدؓ) سے اس کی تفصیل دریافت کی گئی تو فرمایا: آپ کے کندھوں کے درمیان کچھ بال تھے۔ (مسند احمد' جلد ۵' ص ۷۷)

وضاحت: مہر نبوت کے متعلق بعض صحابہ کرامؓ نے بیان کیا کہ وہ کبوتری کے انڈے کے برابر' اور بعض کے بیان کے مطابق انار کے برابر تھی۔ ان بیانات میں تعارض نہ سمجھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر صحابی نے' وہ جس انداز اور ضخامت میں دیکھی' اس نے بیان کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی جسامت وضخامت مختلف اوقات واحوال میں مختلف ہوتی تھی۔

مہر نبوت' بائیں طرف ہونے کی حکمت:

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی علامت نبوت اس کے دائیں ہاتھ میں رکھی۔ جبکہ آپ کی علامت نبوت دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کے قریب تھی۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ قلب انسانی بھی بائیں جانب ہوتا ہے۔ یہ اس کے بالمقابل تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ دائیں کندھے کے قریب تھی۔ تاہم پہلی روایت راجح ہے۔ المستدرک للحاکم میں ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اس کی نبوت کی علامت اس کے دائیں ہاتھ میں رکھی۔ ہمارے نبی ﷺ کی یہ علامت کندھوں کے درمیان تھی۔ (خصائص المصطفیٰ للسیوطی والمواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ للشیخ ابراہیم البیجوریؒ)

''مہر نبوت'' کب نمودار ہوئی؟

اہل علم یہ بحث بھی کرتے ہیں کہ آپ کی یہ علامت کب ظاہر ہوئی؟ کیا یہ ولادت کے وقت سے ہی تھی یا ولادت کے وقت نمودار ہوئی؟ یا بعد از ولادت یا شق صدر کے موقعے پر یا جب آپ کو خلعت نبوت سے سرفراز کیا گیا؟ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور قاضی عیاضؒ نے آخری رائے کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم۔

''مہر نبوت'' کا اٹھ جانا:

جب آنحضرت ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو صحابہ کرامؓ آپ کی وفات کے بارے میں متردد تھے۔ کسی نے کہا کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور کسی نے آپ کی وفات کا انکار کیا۔ تو سیدہ اسماء بنت عمیسؓ نے اپنا ہاتھ آپ کے کاندھوں کے درمیان رکھ کر دیکھا اور کہا کہ آپ ﷺ واقعی وفات پا چکے ہیں کیونکہ آپ کے کندھوں کے درمیان سے ''مہر نبوت'' اٹھا لی گئی ہے۔ (الطبقات الکبریٰ' لابن سعد' جلد ۲' ص ۲۷۲)

سیدہ اسماء بنت عمیسؓ سیدنا جعفر بن ابی طالبؓ کی زوجیت میں تھیں۔ غزوۂ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ ان کی وفات کے بعد امیر المؤمنین سیدنا علیؓ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ان کی شہادت کے تھوڑے ہی عرصے بعد سیدہ اسماءؓ کا انتقال ہو گیا تھا۔ رضی اللہ عنہا

بقیہ: قرآن سے صحابہ کا طریق استفادہ

عمل بالقرآن:

صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید پر عمل کر کے ایک ایسا معیار قائم کر دیا ہے جس کی نظیر پوری انسانی تاریخ سے نہیں مل سکتی۔ وہ ہر آیت پر عمل پیرا ہونے کے لیے ہمہ وقت اور ہمہ تن آمادہ رہتے تھے۔ تحویل قبلہ کا حکم سنتے ہی نئے قبلے کی طرف منہ پھیر لیتے ہیں۔ ادھر شراب کی حرمت کا حکم آتا ہے اور ادھر جو جام ہونٹ تک آ چکے تھے وہ واپس چلے جاتے ہیں اور مدینہ کی گلیوں میں شراب بہہ نکلتی ہے' اس کے برتن تک توڑ دیے جاتے ہیں۔ چار سے زائد بیویاں رکھنے کی ممانعت آتی ہے تو لوگ فوراً اپنی عزیز بیویوں کو رخصت کر دیتے ہیں۔ اسی طرح حکم آتے ہی مشرک عورتوں کی تفریق کر دی جاتی ہے۔ جب یہ آیت اترتی ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ''تم اس وقت تک نیکی حاصل نہ کر سکو گے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہے۔'' تو حضرت طلحہؓ اپنا محبوب ترین باغ اللہ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ جب قرآن کریم نے حکم دیا کہ حضور ﷺ کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کی جائے تو حضرت عمرؓ اس قدر آہستہ لہجے میں بات کرتے کہ لوگ سن نہ سکتے۔ دوسرے صحابی حضرت ثابت بن قیسؓ جو بلند آواز تھے گھر ہی میں بیٹھ گئے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا (خدا کی ناراضی کے ڈر سے) چھوڑ دیا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے کسی سے پوچھا کہ وہ بیمار تو نہیں ہیں؟ تفتیش پر انہوں نے بتایا کہ میں اونچی آواز سے بولنے کا عادی ہوں اور آیت کے موجب وعید کا مستحق ہوں۔ آیت میں بلند آواز کا مطلب نبی ﷺ کی بے ادبی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''آپ تو جنتی ہیں۔'' جب پردے کا حکم ہوا تو سب عورتوں نے اپنی چادریں لٹکائیں اور اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ شاید ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہوئے ہیں۔

غرض یہ تھا صحابہ کرامؓ کے تعلق بالقرآن کا حال' اسی کی برکت سے اتنے مختصر عرصے میں عرب جیسی قوم نے وہ اصلاحات قبول کر لیں جن کی نظیر انسانی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

اتحاد اور تعاون

تحریر
جناب عبدالرحمٰن طیب

تمام اہل بصیرت اس بات پر متفق ہیں کہ جب کوئی قوم متحد ہو اور اس کے افراد کے درمیان تعاون، ہمدردی اور خیر سگالی کے جذبات موجود ہوں تو اس کا بڑھتا ہوا ہر قدم اسے کامیابی کے قریب کر دیتا ہے۔ اور اگر اس قوم پر کوئی مشکل آن پڑے یا طاقتور اور عیار دشمن ہر لحہ اسے نقصان پہنچانے کے لیے موجود ہو تو اس قوم کا اتحاد اس کا بہت بڑا ہتھیار اور عظیم دفاع ہوتا ہے۔

اسی لیے ہمارا دین اسلام ہمیں ہر لحہ متحد رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور ان تمام افعال اور رویوں کی مذمت کرتا ہے جن سے مسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾

''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔''

اور ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ﴾

''اور آپس میں نہ جھگڑو (اگر ایسا کرو گے) تو تم ہمت ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔''

آپس میں لڑائی کا یہی نتیجہ نکلے گا کہ دشمن کے حملہ کرنے پر یا کسی آفت اور مصیبت کے آنے پر قوم کے اندر اپنا دفاع کرنے اور صورتحال کا سامنا کرنے کی ہمت نہ رہے گی اور اسکے نتائج بہت بھیانک ہوں گے۔ لڑائی اور جھگڑے سے بچنے اور متحد رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسی یعنی قرآنِ پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کی تلقین کی۔ کیونکہ جب تک مسلمان قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہیں گے اور اس کی آیات پر تدبر و تفکر کریں گے تو ان کو تقسیم کرنا ممکن نہ ہوگا۔

تمام کفار بالخصوص یہود کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو تقسیم کر کے کمزور کر دیا جائے اور ان کے اختلافات اور تنازعات کو اس نہج پر پہنچا دیا جائے جہاں وہ اپنے اصل مقصدِ زندگی یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے دین کی اقامت کے لیے کوشش اور جہاد سے بالکل غافل ہو جائیں۔ تاریخ ہمیں یہ بات بتاتی ہے کہ مسلمان قرآن سے دوری اور کفار کی سازشوں کے باعث کئی بار انتشار اور خانہ جنگی میں مبتلا ہوئے اور اس نا اتفاقی کے نتائج آج بھی قلب و ذہن کے لیے اذیت کا باعث ہیں۔

بدقسمتی سے آج مسلمان انتشار کی بدترین کیفیت سے دوچار ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ 1924ء میں خلافتِ عثمانیہ کے خاتمے کے بعد مسلمانوں کی مرکزیت ختم ہو چکی ہے اور امتِ مسلمہ کے حکمران اکٹھے ہو کر ابھی تک کوئی موثر پلیٹ فارم تشکیل نہیں دے سکے۔ جس کی موجودگی میں طاغوت ظلم کرتے وقت کم از کم ہچکچاہٹ کا شکار تو ہو۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ایک مسلمان کا کلمہ طیبہ کی بنیاد پر دوسرے مسلمان سے قائم ہونے والا اخوت کا رشتہ دنیا کے ہر رشتے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ مگر آج کے مسلمان اس رشتے کو بھلا کر رنگ، نسل، زبان اور خطے کی بنیاد پر تقسیم ہو چکے ہیں۔ کتنے ہی مسلمان ہیں جو فرقے اور مسلک کی بنیاد پر لڑ رہے ہیں۔

اقبال رحمہ اللہ نے اسی صورتحال کے متعلق فرمایا:

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

اور مزید فرمایا:

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو مال کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنا بیٹھے ہیں۔ یہ لوگ دنیا کے ساز و سامان کو اپنے رشتے دار، خاندان اور برادری سے اور اپنے دین سے بھی بڑھ کر مقام دے چکے ہیں اور ہر جائز و ناجائز حربے سے مال اکٹھا کرنے کے خواہشمند ہیں۔ مال اور منصب کے لالچی یہی لوگ اپنے رشتہ ایمانی کو فراموش کر کے طاغوت کے آلہ کار بنتے ہیں اور اپنے دین سے غداری کر کے اپنے مسلمان بھائیوں کو بہت بڑا نقصان پہنچاتے ہیں۔

کفار اور منافقین کی سازشوں سے بچنے کے لیے سب سے اہم چیز اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہے۔ اور اللہ کی رسی سے مراد قرآن و سنت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

[تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ.]

''میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جب تک تم ان دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں یہ ہیں) اللہ کی کتاب اور میری سنت۔''

جب مسلمان اللہ کی کتاب قرآن اور نبی اکرم ﷺ کی سنت سے اعراض کریں اور قرآن و سنت پر غور کر کے راہنمائی حاصل نہ کریں تو اس کا لازمی نتیجہ خواہش نفس کی پیروی کی صورت میں نکلے گا۔ کیونکہ قرآنِ پاک اور تعلیماتِ نبوی ہی وہ نسخہ ہیں جن سے انسان کا دل کشادہ، صاف اور مطمئن رہتا ہے۔ جب انسان قرآنِ مجید کی تلاوت، تدبر اور رسول اکرم ﷺ کے ارشادات سے غفلت برتتا ہے چاہے یہ غفلت تھوڑی مدت کے لیے ہی کیوں نہ ہو تو اس صورت میں نفس کو ڈالی گئی لگام ڈھیلی ہو جاتی ہے اور انسان شتر بے مہار کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر شیطان اور نفس انسان کو اپنے راستے پر چلاتے ہیں۔ پھر انسان اپنے معاملات اور تعلقات کو خالصتاً کتاب و سنت کی روشنی اور اصولوں کے مطابق نہیں دیکھتا۔ جاہل دنیا کے بنائے ہوئے اصول اور قاعدے اس کے ذہن کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ اس صورتحال میں انا اور تکبر کے بت سر اٹھاتے ہیں اور معاشرے میں غصہ، خودغرضی، جھوٹ، حسد، بدگمانی، بغض، نفرت، غیبت اور تنگ دلی جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں جو نہ صرف مسلمانوں کے اتحاد کے لیے انتہائی خطرناک ہیں بلکہ اسلامی معاشرے میں بہت بڑے بگاڑ کا سبب ہیں۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور نہ کسی کے راز تلاش کرو اور نہ کسی

کی جاسوسی کرو اور نہ قیمت بڑھانے کے لیے بولی دو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن جاو۔'' (متفق علیہ)

عاجزی کی فضیلت میں ایک جگہ فرمایا:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور اللہ معاف کر دینے سے عزت ہی بڑھاتا ہے اور کوئی اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرے تو اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے۔''

تعاون

مسلمانوں کے اتحاد کے لیے بہت ضروری ہے کہ ان کے درمیان تعاون کی فضاء قائم ہو۔ کیونکہ مسلمانوں میں بعض گروہ ہیں جو ایک دوسرے کے نقطہ نظر سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ اگر اس اختلاف کے باعث ان میں نفرت، بائیکاٹ اور قطع تعلق کی فضاء ہو تو یہ اہل اسلام کے اتحاد کے لیے انتہائی خطرناک ہے اور سراسر اسلام دشمنوں کے حق میں ہے۔ تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اس سنہری اصول کو اپنانا چاہیے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

جب مسلمان نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کریں گے تو اس سے ان کا ایمانی رشتہ جس کی بنیاد تقویٰ اور اللہ کی رضا پر ہے یقیناً مضبوط ہوگا اور اس اصول کو اپنانے سے تمام لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا ہوں گی۔ معاشرے میں نیکی پروان چڑھے گی اور تقویٰ کا نظام مضبوط ہوگا۔ برائی اور زیادتی کے معاملات میں مدد نہ کرنے سے برائی کا خاتمہ ہوگا اور مسلسل اس اصول پر عمل کرنے سے معاشرے سے ظلم کا نظام ختم ہو جائے گا۔

﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

''اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رحمت سے ہمیں اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بقیہ حضرت بٹالویؒ..... آخری فیصلہ

حضرت موسیٰ کی آنکھوں کے آگے خدا تعالیٰ نے فرعون کو مع اس کے تمام لشکر کے ہلاک کیا..... مجھے افسوس سے اس جگہ یہ بھی لکھنا پڑا ہے کہ ہمارے مخالف ناانصافی اور دروغ گوئی اور کجروی سے باز نہیں آتے۔ وہ خدا کی باتوں کی بڑی جرأت سے تکذیب کرتے اور خدائے جلیل کے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ مجھے امید تھی کہ میرے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے بعد جو بمقابلہ شیخ محمد حسین بٹالوی اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے لکھا گیا تھا، یہ لوگ خاموش رہتے کیونکہ اشتہار میں صاف طور پر یہ لفظ تھے کہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک اس بات کی میعاد مقرر ہوگئی ہے کہ جو شخص کاذب ہوگا خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ اور یہ ایک کھلا کھلا معیار صادق و کاذب تھا جو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے قائم کیا تھا اور چاہیے تھا کہ یہ لوگ اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد چپ ہو جاتے اور ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک خدا تعالیٰ کے فیصلہ کا انتظار کرتے، لیکن افسوس کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ زٹلی مذکور نے اپنے اشتہار ۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء میں وہی گند پھر بھر دیا جو ہمیشہ اسکا خاصہ ہے اور سراسر جھوٹ سے کام لیا۔ وہ اشتہار میں لکھتا ہے کہ کوئی پیشگوئی اس شخص یعنی اس عاجز کی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین..... اب یہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء آخری فیصلہ ہے۔ چاہیے کہ ہر طالب صادق صبر سے انتظار کرے۔ خدا جھوٹوں کذابوں دجالوں کی مدد نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ عہد ہے کہ وہ مومنوں اور رسولوں کو غالب کرتا ہے۔ اب یہ معاملہ آسمان پر ہے، زمین پر چلانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ دونوں فریق اس کے سامنے ہیں اور عنقریب ظاہر ہوگا کہ اس کی مدد اور نصرت کس طرف آتی ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و السلام علی من اتبع الہدی۔ المشتہر خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء (مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد ۳ ص ۶۷۔۷۳)

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا: ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کا ہمارا اشتہار جو مباہلہ کے رنگ میں شیخ محمد حسین اور اس کے دو ہم راز رفیقوں کے مقابل پر نکلا ہے وہ صرف ایک دعا ہے۔ جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جھوٹے کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ذلت پہنچے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کو جھوٹا مارا جائے۔ یا کسی کوٹھے سے گرے۔ چونکہ محمد حسین اور زٹلی اور تبتی نے افتراؤں اور لعنتوں اور گالیوں سے صرف میری ذلت چاہی ہے اس لیے میں نے خدا تعالیٰ سے یہی چاہا ہے کہ اگر درحقیقت میں ذلت کے لائق اور کاذب اور دجال اور لعنتی ہوں جیسا کہ محمد حسین نے اس قسم کی گالیوں سے اپنے رسالے بھر دیئے ہیں اور بار بار میرا دل دکھایا ہے تو اور بھی ذلیل کیا جاؤں اور شیخ محمد حسین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عزت ملے۔ لیکن اگر میں کاذب اور دجال اور لعنتی نہیں ہوں تو جناب احدیت میں میری فریاد ہے کہ میرے ذلیل کرنے والے محمد حسین اور زٹلی اور تبتی کو خدا کی طرف سے ذلت پہنچے..... مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جو فریق درحقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں ظالم اور کاذب ہے اس کو خدا ذلیل کرے گا اور یہ واقعہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک پورا ہو جائے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۴ (راز حقیقت) ص ۱۷۳۔۱۷۶ بعنوان حاشیہ متعلقہ ص اول مورخہ اشتہار ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمد للہ 2015ء کی الاسلام ڈائری زیر ترتیب ہے، ہم اسے خوب سے خوب تر بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ احباب جماعت اوّلین فرصت میں اپنے اشتہارات، فون نمبرز اور ضروری تحریریں ارسال فرمائیں تاکہ ڈائری بروقت شائع ہو کر شائقین تک پہنچ سکے۔

ایک صفحہ فور کلر اشتہار 2,500
ایک صفحہ سنگل کلر اشتہار 1,500
نصف صفحہ سنگل کلر اشتہار 800

نوٹ: اشتہار کے ساتھ اس کا زر اشاعت آنا ضروری ہے۔

رابطہ: اہل حدیث پبلی کیشنز 106 راوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 0300-4478611
042-37720257 - 055-4443265

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

حضرت بٹالویؒ سے مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ

تحریر: جناب ڈاکٹر محمد بہاء الدینؒ

مرزا غلام احمد قادیانی کے عدالتی اقرار نامے سے فی الحال صرفِ نظر کر کے ہم قادیانی اشتہار بازی کی طرف چلتے ہیں جو انہوں نے شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ کے موقوفی جنگ کے اعلانات کے باوجود جاری کر رکھی تھی۔ قادیانی مورخ، آنجہانی دوست محمد شاہد نے لکھا ہے:

مولوی عبدالقادر لدھیانوی (مرزائی) نے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) سے بٹالہ میں مولوی محمد حسین سے مباہلہ کرنے کی درخواست کی، جسے حضور (مرزا قادیانی) نے منظور فرما لیا۔ جس پر انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھی ایک طویل خط میں سچائی کے فیصلہ کے لئے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) سے بٹالہ میں بلا شرط مباہلہ کرنے کی پرزور دعوت دی۔ اور انہیں تحریص و ترغیب دلانے کے لیے ۲۰۰ روپیہ نقد انعام دینے کی پیش کش کی۔ مولوی عبدالقادر صاحب (لدھیانوی) کا یہ خط جب الحکم قادیان ۲۰۔ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۸ء میں شائع ہوا، تو شملہ۔ سیالکوٹ۔ بٹالہ اور الٰہ آباد کی جماعتوں کے علاوہ اور دیگر مقامات کے بعض مخلص احباب کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ انہیں بھی مباہلہ کی تحریک میں شامل کیا جائے اور انعام کی پیش کش بھی کی، جس سے اکتوبر ۱۸۹۸ء کے آخر تک انعامی رقم دو ہزار پانچ سو پچیس روپیہ آٹھ آنہ تک پہنچ گئی۔ (تاریخ احمدیت۔ جلد ۳۔ صفحہ ۳۱)

اور شیخ یعقوب علی تراب قادیانی، ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان نے درج ذیل اشتہار شائع کیا:

مولوی محمد حسین بٹالوی پر آخری حجت یعنی بلا شرط مباہلہ کی دعوت اور دو ہزار پانچ سو روپیہ آٹھ آنہ کا انعام

یہ امر بوضاحت بیان ہو چکا ہے کہ میاں محمد حسین بٹالوی ہی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی تکفیر کا اصل محرک اور بانی ہوا ہے، اور باقی تمام مکفرین نے اس کی، یا اس کے استاد میاں نذیر حسین دہلوی کی پیروی کی ہے، اس لیے اسی کو اس درخواست مباہلہ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ چونکہ اس نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی تکفیر اور تکذیب پر حد سے زیادہ زور مارا ہے، اور باوجودیکہ وہ اپنی ناکامیوں اور حضرت اقدس کی کامیابیوں کو بارہا دیکھ چکا ہے، اور بہت سے نشانات ملاحظہ بھی کر چکا ہے، مگر اپنی غلطیوں کا اعتراف نہیں کرتا، اس لیے اس کو مباہلہ کی دعوت دی جاتی ہے جو آسمانی اور خدائی فیصلہ ہے۔ یہ مباہلہ بدوں کسی قسم کی شرط کے ہو گا۔ اور اگر ایک سال کے اندر نتیجہ مباہلہ ہمارے حق میں نہ ہوا، اور ایک اثر قابل اطمینان ہماری تائید میں ظہور میں نہ آیا، تو رقم مندرجہ بالا، جو پہلے سے جمع کرا دی جاوے گی، ان کو بطور نشان کامیابی ان صاحبوں کی طرف سے دی جاوے گی جنہوں نے مقرر کی ہے۔

اب ہم پنجاب کے ان معززین کو جو میاں محمد حسین کو جانتے ہیں اور ان سربرآوردہ حضرات کو جن کی شیخ صاحب سے آشنائی ہے اور ان خداترس لوگوں کو جو اسلام میں تفرقہ اور فتنہ پسند نہیں کرتے مخاطب کر کے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ خلق اللہ پر رحم کریں اور ان کو پریشانی اور گھبراہٹ میں نہ رہنے دیں وہ میاں محمد حسین صاحب کو مباہلہ پر آمادہ کریں تاکہ یہ آئے دن کا جھگڑا ایک سال کے اندر طے ہو جاوے...

میاں محمد حسین بٹالوی کو اختیار ہو گا کہ اخیر نومبر ۱۸۹۸ء تک کسی وقت منظوری مباہلہ کی درخواست مطبوعہ یا بصیغہ رجسٹری ہمارے پاس بھیج دیں۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۳ صفحہ ۸۸۔۹۰) (انعام کا کیا مطلب؟ یہ کیوں نہیں کہتے کہ جھوٹے ہونے کی صورت میں مرزا صاحب اپنے دعاوی کو ترک کر دیں گے اور ان کے مرید قادیانیت ترک کر دیں گے۔ بہاء)

قادیانی اشتہار بازی کے جواب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ کے دوستوں نے درج ذیل اشتہار دیا:

سچے اور قطعی فیصلہ کی صورت صواب دجال کادیانی کے اشتہار مباہلہ کا جواب

دجال کادیانی کو ڈگلس، ڈپٹی کمشنر گورداسپورہ نے دبایا اور اس سے عہد لے لیا کہ آئندہ دلآزار الفاظ سے زبان بند رکھے (چنانچہ ماہنامہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۱۸ کے صفحہ ۲۵۹ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے) اور اس وجہ سے اس کو مجبوراً الہام کے ذریعہ لوگوں کی دلآزاری سے زبان بند کرنا پڑی اور الہامی گولے چلانا، یا یوں کہو کہ گوز چھوڑنا، ترک کرنا ضروری ہوا۔ اور پھر الہامی دلآزاری کے سوا اس کا کام بند ہونے لگا اور اس کی دکانداری میں نقصان واقع ہوا، تو اس نے اپنے نائبین کے ذریعہ یہ کام شروع کر دیا۔ تب سے وہ کام اس کے نائب کر رہے ہیں۔ اور اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے لوگوں کی دلآزاری میں مصروف ہیں۔ ازاں جملہ بعض کا ذکر ماہنامہ اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۱۹ کے صفحہ ۷۷ وغیرہ میں ہوا ہے۔ ازاں جملہ بعض کا ذکر ذیل میں ہوتا ہے۔

اس کے چند نائبین لاہور ولدھیانہ، وپٹیالہ وشملہ نے مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کے نام اس مضمون کے اشتہار جاری کیے ہیں کہ وہ بمقام بٹالہ، کادیانی کے ساتھ مباہلہ کر لیں۔ اور اس مباہلہ کا اثر ظاہر نہ ہونے کی صورت میں آٹھ سو پچیس روپیہ (جس کو وہ ان چاروں مواضع سے جمع کر کے پیش کریں گے) انعام لیں۔ اس کے ساتھ ان لوگوں نے دل کھول کر دلآزاری و بدگوئی سے اپنے دلوں کا ارمان نکالا اور کادیانی کی نیابت کو پورا کر دکھایا۔ میں ان لوگوں کی جرأت وحیا پر تعجب کرتا ہوں کہ باوجودیکہ مولانا مولوی (محمد حسین) صاحب اشاعۃ السنہ نمبر ۱۸ اور ۱۲ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۶۶ و ۱۸۸ و ۳۱۳، اور نمبر ۳ جلد ۱۸ کے صفحہ ۸۶ اور دیگر مقامات میں کادیانی سے مباہلہ کے لیے مستعدی ظاہر کر چکے ہیں اور اس سے گریز و انکار اسی کادیانی بدکار کی طرف سے ہوا ہے، نہ مولانا موصوف کی طرف سے۔ پھر یہ لوگ کس منہ سے مولانا مولوی (محمد حسین) صاحب کو مباہلہ کے لیے بلاتے ہیں اور شرم وحیا سے کچھ کام نہیں لیتے۔ اسی وجہ سے مولوی (محمد حسین) صاحب ان مجاہیل کی فضول لاف وگزاف کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ان لوگوں کو مخاطب بنانا نہیں

چاہتے۔

البتہ ان کے مرشد، دجال اکبر، اکذب العصر سے مباہلہ کرنے کے لیے ہر وقت بغیر کسی شرط کے مستعد و تیار ہیں اگر قادیانی اپنی طرف سے دعوت مباہلہ کا اشتہار دے، یا کم سے کم یہ مشتہر کردے کہ اس کے مریدوں نے جو اشتہار دیئے ہیں وہ اسی کی رضامندی و ترغیب سے دیئے ہیں۔ اس میں مولوی صاحب ممدوح اپنی طرف سے کوئی شروط پیش نہیں کرتے۔ صرف کادیانی کی شروط و میعاد ایک سال کو اڑا کر یہ چاہتے ہیں کہ اثر مباہلہ اسی مجلس میں ظاہر ہو، یا زیادہ سے زیادہ تین روز میں، جو عبداللہ آتھم کے مباہلہ وقسم کے لیے اس نے تسلیم کیے تھے۔ اور قبل از مباہلہ، کادیانی اس اثر کی بھی تعیین کردے کہ وہ کیا ہوگا۔ اس کی وجہ و دلیل بتفصیل مع حوالہ حدیث وتفسیر وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۷۱ وغیرہ اور نمبر ۳ جلد ۱۸ کے صفحہ ۸۶ میں بیان کر چکے ہیں کہ یہ میعاد ایک سال کی خلاف سنت ہے، اور اس میں کادیانی کی حیلہ سازی و فریب بازی کی بڑی گنجائش ہے۔

اور درصورت نہ ہونے ظاہر اثر مباہلہ کے مولوی (محمد حسین) صاحب کچھ نقد انعام لینا نہیں چاہتے۔ صرف وہی سزا تجویز فرماتے ہیں جو کادیانی نے عبداللہ آتھم کے متعلق پیشگوئی پوری نہ ہونے کی صورت میں اپنے لیے خود تجویز کی تھی، کہ اس کا منہ کالا کیا جاوے، اس کو ذلیل کیا جاوے۔ (دیکھو جنگ مقدس میں آخری پرچہ کادیانی کا صفحہ اخیر) ۔پس ہم کو یہ شرط منظور ہے۔ لیکن اس روسیاہی کے بعد اس کو گدھے پر سوار کرکے کوچہ بکوچہ ان چاروں شہروں میں پھرایا جاوے، اور بجائے دینے جرمانہ یا انعام آٹھ سو پچیس روپیہ کے صرف آٹھ سو پچیس جوتے حضرت اقدس (اکذب) کے سر مبارک پر رسید ہوں۔ جن کو ان کے چاروں مواضع کے مرید آپ کی نذر کریں۔ اور اس کفش کاری اور پاپوش باری کے بعد پھر گدھے کی سواری پر آپ کا جلوس نکلے، اور آگے آگے آپ کے مخلص مرید بطور مرثیہ خوانی یہ مصرع پڑھتے جاویں:

چراکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اور یہ شعر صائب کا:

بنمائے بہ صاحب نظرے گوہر خود را
تیمنی نتواں گشت بہ تصدیق خرے چند

اور یہ رباعی:

مرسل یزدانی و عیسیٰ نبی اللہ شدی
بازمی گوئی کہ دجالت نخوانند اے حمار
کفشہا برسر خوری از افترائے ناسزا
روسیہ گشتی میان مردم قرب و جوار

اور یہ بیت اردو:

اڑاتا خاک سر پر جھومتا مستانہ آتا ہے
یہ کھاتا جوتیاں سر پر مرا دیوانہ آتا ہے

راقم: سید ابوالحسن تبتی حال وارد کوہ شملہ نجولی ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء

ضروری نوٹ:۱۔ نائبین دجال اکبر، کادیانی لعین نے جو اشتہاروں میں لکھا ہے کہ نام کا مولوی عبدالقادر لودہانوی، مولوی محمد حسین صاحب کا ہم مکتب ہے۔ یہ محض دروغ ہے۔ مولوی (محمد حسین) صاحب فرماتے ہیں کہ وہ بدنصیب بمقام ہندلہ (جبکہ ہم مولوی نور الحسن صاحب مرحوم سے شمس بازغہ پڑھتے تھے) ہم سے شرح ملا پڑھا کرتا تھا۔ اب وہ ہمارا ہم مکتب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس پر فخر کر رہا ہے۔ کیوں نہ ہو، یہ قدیم سے ہوتا چلا آیا ہے۔ جس کی شکایت اس شعر میں ہے:

کس نیا موخت تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

۲۔ یہ بھی مریدان دجال نے مشتہر کیا ہے کہ عبدالقادر نے قلمی خط مولوی محمد حسین صاحب کے پاس بھیجا ہے۔ مولوی (محمد حسین) صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بھی محض کذب ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین، ہم کو عبدالقادر کا کوئی خط نہیں پہنچا۔ قلمی خط تو ایک طرف رہا، کوئی مطبوعہ پرچہ اخبار الحکم جس میں اس کا خط درج ہوا ہے، یا کوئی اشتہار لاہور یا شملہ وغیرہ سے بھی اس مضمون کا کادیانی یا اس کے اتباع کا مرسلہ ہم کو نہیں پہنچا۔ بہت مشکل اور تلاش سے ہم نے ایک مدرس سکول بٹالہ سے اخبار کا پرچہ مستعار لے کر شیخ فتح محمد اہل حدیث گجرات کی قلم سے وہ خط نقل کرایا۔ اور اشتہار اہل شملہ ہم نے شملہ کے ایک کلرک محکمہ آب و ہوا سے بتقاضا وصول کیا۔ اور اس دجال کے چیلوں کی قدیم عادت ہے کہ جو مضمون جواب طلب چھاپتے ہیں اس کی کاپی ہماری طرف نہیں بھیجتے۔

۳۔ عربی نویسی میں دجال کادیانی کا مقابلہ کرنے سے گریز یا اعراض کو جو ان نائبین دجال نے مولوی (محمد حسین) صاحب کی طرف منسوب کیا ہے اس میں ان گماشوں نے دجالا کبر کی سنت پر عمل کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اپنے رسالہ (ماہنامہ) اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۵۹ میں کادیانی کو عربی میں مقابلہ کے لیے للکار چکے ہیں۔ پھر نمبر ۱۲ جلد ۱۵ میں کادیانی کی عربی نویسی کا اچھی طرح بخیہ ادھیڑ چکے ہیں۔ مگر اس گروہ بے شکوہ نے شرم وحیا کو نصیب اعداء سمجھ کر ان دعاوی باطلہ و اغلیط عاطلہ کادیانی کا اعادہ کرکے گڑے مردے اکھاڑنے کو عمل میں لا کر لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ ان میں ذرہ شرم ہوتی تو وہ (ماہنامہ) اشاعۃ السنہ کے ان مقامات کو پڑھ کر ڈوب مرتے اور پھر عربی نویسی کا دعویٰ زبان پر نہ لاتے۔ مگر یہاں شرم کہاں؟ ان کا مقولہ ہے کہ:

شرم چہ کنی است کہ پیش مرداں بیاید

۴۔ کادیانی کا مستجاب الدعوات ہونے کا، جو اس شیخ چلی کے شاگردوں نے، دعویٰ کرکے اس میں مولوی صاحب کا مقابلہ چاہا ہے، اس کا جواب مولوی صاحب (ماہنامہ) اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۴ میں ۱۸۹۱ء اور نمبر ۱ جلد ۱۶ بابت ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۱۴۵ وغیرہ میں دے چکے ہیں۔ مگر ان حیا کے دشمنوں نے حیا سے قسم کھا کر انہی پچھلی باتوں کا اعادہ شروع کر دیا ہے۔ ہم کہاں تک جواب دیتے جاویں۔

مولوی سید ابوالحسن تبتی نے جو ۸۲۵ روپیہ انعام کے بدلے آٹھ سو پچیس جوتے کادیانی کے لیے تجویز کیے ہیں، اس پر حضور ایں جانب کا صاد ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس قدر رعایت ضروری ہے کہ اگر حضرت اقدس کادیانی اس قدر جوتوں کے بذات شریف ونفس نفیس متحمل نہ ہو سکیں اور سر مبارک حضرت اکذب کا گنجہ ہو جاوے، یا جوتوں کی مار سے آپ کو الہامی قبض لاحق ہو جاوے، تو باقی ماندہ آپکے نائبین، جنہوں نے گمنام اشتہارات دیئے ہیں، آپس میں اس طرح بانٹ لیں کہ لاہور والے مخلص گمنام، پٹیالہ والوں کو، اور لدھیانہ والے، شملہ والوں کو، اور پٹیالہ والے، لدھیانہ والوں کو اور اسی طرح وہ ایک دوسرے کو بطور ہمدردی مدد دیں۔ ہم کو اس بات پر اصرار نہیں کہ وہ سب جوتے حضرت اقدس (اکذب) ہی کے سر پر پورے کیے جاویں۔ یہ امر بحکم آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ہم کو پسندیدہ نہیں اور عام ہمدردی انسانی اور اصول اخلاق کے بھی مخالف ہے۔ الراقم: ملا محمد بخش لاہور ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء۔ محمد بخش قادری منیجر اخبار جعفرز ٹلی تاج الہندی پریس لاہور۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد سوم صفحہ ۶۲۔ ۶۷)

اشتہار منقولہ بالا کے جواب میں مرزا قادیانی نے ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء والا مشہور اشتہار شائع کیا جسکا عنوان رکھا: ہم فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔، اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی فرمائی کہ مولانا محمد حسین بٹالوی، مولوی ابوالحسن تبتیؒ اور محمد بخش جعفرز ٹلی کو ۱۳ ماہ کے دوران ذلت اٹھانی پڑے گی۔ اور اس کے وقوع کو انہوں نے اپنے اور مولانا بٹالوی مرحوم کے درمیان حق و باطل کے تعین کے لیے آخری فیصلہ قرار دیا۔ یہ اشتہار درج ذیل ہے:

جن لوگوں نے شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کے چند سال کے پرچہ اشاعۃ السنۃ دیکھے ہوں گے اور وہ اگر چاہیں تو محض للہ گواہی دے سکتے ہیں کہ شیخ صاحب موصوف نے اس راقم کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ...(اور میری صداقت کے) نشانوں سے شیخ محمد حسین اور اس کے ہم مشرب لوگوں نے فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ سختی اور بدزبانی روز بروز بڑھتی گئی۔ چنانچہ ان دنوں میں میرے بعض دوستوں نے کمال نرمی اور تہذیب سے شیخ صاحب موصوف سے یہ درخواست کی تھی ....کہ آپ مباہلہ کر کے تصفیہ کرلیں ...اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ اثر مباہلہ کے لیے اس طرف سے ایک سال کی شرط ہے۔ اور یہ شرط الہام کی بنا پر ہے....نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس درخواست مباہلہ کو جو نہایت نیک نیتی سے کی گئی تھی شیخ محمد حسین نے قبول نہیں کیا اور یہ عذر کیا کہ تین دن تک مہلت اثر مباہلہ ہم قبول کر سکتے ہیں زیادہ نہیں۔....سو شیخ محمد حسین نے باوجود بانی تکفیر ہونے کے اس راہ راست پر قدم مارنا نہیں چاہا، اور بجائے اس کے کہ نیک نیتی سے مباہلہ کے میدان میں آتا، یہ طریق اختیار کیا کہ ایک گندہ اور گالیوں سے پر اشتہار لکھ کر محمد بخش جعفرز ٹلی اور ابوالحسن تبتی کے نام سے چھپوا دیا۔

اس وقت وہ اشتہار میرے سامنے رکھا ہے اور میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے، اور وہ دعا جو میں نے کی، یہ ہے کہ:

اے میرے ذوالجلال پروردگار! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفرز ٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے، میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ تو اے میرے مولا! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر ۱۳ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر۔ اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر۔ اور اس روز روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔ لیکن اگر اے میرے آقا! میرے مولا! میرے منعم! میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں، تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کیے جائیں گے، شیخ محمد حسین اور جعفرز ٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لیے یہ اشتہار لکھا ہے، ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر..... میرے لیے یہ نشان ظاہر فرما کر ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر، آمین ثم آمین۔

یہ دعا تھی جو میں نے کی۔ اس کے جواب میں یہ الہام ہوا کہ: میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ ....یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے یعنی یہ خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفرز ٹلی اور مولوی ابوالحسن تبتی دوسری طرف سے، خدا کے حکم کے نیچے ہیں۔ ان میں سے جو کاذب ہوگا، وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بنا پر ہے اسلیے حق کے طالبوں کے لیے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ ان پر کھولے گا۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۳ صفحہ ۵۷۔ ۶۱)

اس اشتہار کے حاشیہ پر مرزا نے لکھا: اس فیصلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اب اگر میں جھوٹا اور دجال اور ظالم ہوں تو فیصلہ شیخ محمد حسین کے حق میں ہوگا اور اگر محمد حسین ظالم ہے، تو فیصلہ میرے حق میں ہو گا۔ وہ خدا ہر ایک کا خدا ہے۔ جھوٹے کی کبھی تائید نہیں کریگا۔ اب آسانی سے یہ مقدمہ مباہلہ کے رنگ میں آ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ سچوں کو فتح بخشے (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۳ ص ۶۱)

چند روز بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے خاص اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:

میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ اور اسکے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جسکی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی۔

اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں، مگر چاہیے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں، تو صلاح اور تقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے اگرچہ اس کا بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور تقوی اختیار کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔ بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ و جدل ہو جاتی ہے۔ اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ نیک عملی اور راست بازی اور تقوی میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقوی اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔ دیکھو حضرت موسی جو سب سے زیادہ اپنے زمانہ میں حلیم اور متقی تھے، تقوی کی برکت سے فرعون پر کیسے فتح یاب ہوئے۔ فرعون چاہتا تھا کہ ان کو ہلاک کرے لیکن

باقی صفحہ 17 پر

رپورٹ اجلاس کابینہ و عاملہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

تحریر: جناب محمد ابرار ظہیر

مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کی کابینہ و عاملہ کا گیارہواں اجلاس مورخہ 24 اگست بروز اتوار مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ لاہور میں امیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد سابقہ اجلاس کی کاروائی راقم الحروف نے پڑھ کر سنائی، ہاؤس کی تصدیق کے بعد امیر پنجاب نے توثیق فرمائی۔

ایجنڈے کی پہلی شق تھی تبلیغی اور تنظیمی امور، امیر پنجاب نے اس شق کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ شعبہ تبلیغ ہماری جماعت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، ہم نے بقدر استطاعت اس کو منظم، مربوط اور فعال کرنے کی کوشش کی ہے، مبلغین کا تقرر اور تبلیغی دورے اس سلسلے کی اہم کڑی ہیں، انہوں نے ہاؤس سے درخواست کی کہ اس شعبہ کی اہمیت کے پیش نظر محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے مثبت اور قابل عمل تجاویز دیں۔ ناظم تبلیغ پنجاب مفتی کفائت اللہ شاکر صاحب نے سب سے پہلے اپنے شعبے کی کارکردگی پیش کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم نے اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے جماعت کے شعبہ تبلیغ کو موثر اور مضبوط بنانے میں کردار ادا کیا ہے، 6 اضلاع میں ختم نبوت کانفرنسز'' تقریباً پنجاب کے نصف سے زیادہ اضلاع میں تبلیغی دورے اور تبلیغی کانفرنسز کی ہیں، بعض ضلعوں میں قائدین پنجاب کے دورے بھی شامل کئے جائیں تو الحمد اللہ پورے پنجاب میں تبلیغی اور تنظیمی دوروں کے ذریعے جماعت کا پیغام پہنچایا ہے۔ اکابرین پنجاب میں سے مولانا سلیمان اظہر، قاری محمد حنیف بھٹی، قاری سیف اللہ عابد، حافظ عبد الرزاق (فاضل مدینہ یونیورسٹی) ڈاکٹر محمد یونس، مولانا شاہد اقبال ظہیر، مولانا امیر حمزہ حماد طوراور قاری محمد عزیر، مولانا حافظ عبد الغفار نقیب، میاں عبد الغفار آف سرگودھا، مولانا قاری عبد المتین اصغر، مولانا اسحاق خادم قصوری صاحبان نے مفید اور قابل عمل تجاویز دیں جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے'' مساجد میں ترجمہ کلاسز کا آغاز کروایا جائے۔ تمام ضلعی و شہری ناظمین تبلیغ کو ماہانہ بنیادوں پر ایک عنوان کے تحت تبلیغی پروگرامز کروانے اور ان کی رپورٹ مرکز کو بھجوانے کا پابند کیا جائے۔ شعبہ تبلیغ کے لئے سالانہ بجٹ مختص کیا جائے۔ تبلیغی دوروں کے لئے اراکین کابینہ میں سے جن احباب کے پاس گاڑیاں ہیں وہ مہینے میں کم از کم ایک دن کے لئے اپنی گاڑی جماعت کو عطا کریں تاکہ تبلیغی دورے ہو سکیں۔ مبلغین کے تقرر کی بجائے پہلے سے موجود جماعت کے اچھے مبلغین کی خدمات سے استفادہ کیا جائے۔ جماعت کے مبلغین بنفس نفیس آگے بڑھیں اور جماعت کے کاز کو لوگوں تک پہنچائیں۔

اجلاس کے ایجنڈے کی دوسری شق تھی ''مالیاتی امور''۔ اس پر ناظم مالیات مولانا مبشر احمد مدنی نے تفصیلی گفتگو فرمائی اور بیت المال کو مضبوط کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آپ کے تمام منصوبہ جات اس وقت دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں جب آپ کے پاس وسائل کی قلت ہوتی ہے۔ آپ اپنا سالانہ فنڈ اور دیگر مدات میں جہاں اپنے اپنے ادارے کیلئے بھرپور کوشش کرتے ہیں وہاں جماعت کو بھی اپنا ادارہ سمجھیں اور اس کے لئے فنڈز کی فراہمی یقینی بنائیں۔ جس پر معزز اراکین کابینہ و عاملہ نے عمل درآمد کی یقین دہانی کروائی۔

تنظیمی دوروں کو شیڈول اور پانچویں ڈویژنل بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس کے انتظامات پر غور وخوض اجلاس کے ایجنڈے کی تیسری اور چوتھی شق تھی جن کو یکجا کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے امیر ضلع خانیوال مولانا قاری سیف اللہ عابد صاحب نے کانفرنس کے انتظامات کے سلسلے میں اب تک ہونے والی کارکردگی سے ہاؤس کو آگاہ کیا اور بتایا کہ ڈویژن ملتان کے چاروں اضلاع کے دورہ جات مکمل ہیں، تین قسم کے اشتہارات اب تک چھپ چکے ہیں، تفصیلی اشتہار اس میٹنگ کے بعد ہی چھپنا تھا اب ہم ان شاء اللہ جاتے ہی یہ اشتہار بھی چھپا دیں گے۔ قائدین کرام نے ایک ایک خطبہ جمعہ دینے کا وعدہ کیا تھا اس کے ایفاء کی درخواست ہے۔ جس پر امیر و ناظم اعلی پنجاب کے علاوہ ملک سلیمان منگلہ، مفتی کفائت اللہ شاکر، قاری سیف اللہ عابد، قاری محمد اشرف بھٹی، حافظ عبد الرزاق، مولانا مبشر احمد مدنی، مولانا بہادر علی سیف صاحبان پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جو اجلاس کے بعد ڈویژن ملتان کے تمام اضلاع کے دورہ جات کا شیڈول اور کانفرنس کے انتظامات کا حتمی شکل دے گی۔

آج کے اجلاس کی اہم ترین شق تھی ''مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کے زیر اہتمام منعقدہ مقابلہ جات مضمون نویسی کے انعام یافتگان میں تقسیم انعامات'' اس سلسلے میں سب سے پہلے ناظم اعلی پنجاب جناب میاں محمود عباس صاحب نے مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کی چار سالہ کارکردگی سے ہاؤس کو آگاہ کیا۔ تمام شعبہ جات کے سربراہان خصوصاً شعبہ تبلیغ اور شعبہ نشر و اشاعت کے ذمہ داران کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ان دونوں بھائیوں نے اپنے اپنے مناصب کا حق ادا کر دیا ہے۔ ڈویژنل بیداری ملت اہلحدیث کانفرنسز کی شاندار کامیابی اور اس کے اثرات وثمرات کا بھی ذکر کیا اور ان سب کے ساتھ ساتھ مدارس اہلحدیث سے رابطہ کی مہم کا خصوصی تذکرہ کیا۔ طلبہ کو جماعت کے منسلک رکھنے کیلئے مرکزیہ پنجاب کی کاوشوں کا ذکر بھی کیا، طلبہ کنونشنز کے نتائج اور اثرات کے بارے میں بھی ہاؤس کو بتایا اور ساتھ ہی اعلان کیا کہ آج مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب مقابلہ جات مضمون نویسی میں حصہ لینے والے طلبہ میں ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ کے نقد انعامات اور کتب دے رہی ہے۔ جس پر ہاؤس نے بنظر تحسین اللہ اکبر کی صدا بلند کی۔ راقم الحروف نے انعام یافتگان کا اعلان کیا اور قائدین پنجاب اور مہمان خصوصی ڈاکٹر عبد الغفور راشد (ناظم تعلیمات مرکزیہ پنجاب) سمیت مختلف زعماء پنجاب نے طلبہ کو اپنے دست مبارک سے انعامات سے نوازا۔

تقسیم انعامات کے بعد ڈاکٹر عبد الغفور راشد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث کی تاریخ اور اس کی خدمات کا خوبصورت انداز میں ذکر کیا۔ اور کہا کہ ''مرکزی جمعیت اہلحدیث کی بنیاد نامور شیوخ الحدیث نے رکھی ہے، شیخ الحدیث مولانا عبد اللہؒ غازی پوری، شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جیسے اکابر اس جماعت کے برصغیر میں اولین بانی ہیں، جبکہ قیام پاکستان کے بعد بطل حریت مولانا داود غزنویؒ اور شیخ الحدیث مولانا اسماعیل سلفیؒ جیسے اکابرین نے پاکستان بھر کے اہل حدیث کو اکٹھا کرنے کی سعی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک پاکستان میں فحاشی و بے حیائی کو فروغ دیا جا رہا ہے، یہود و نصاریٰ کی ثقافت کو ہم پر مسلط کیا جا رہا ہے، قوم کے حقیقی چہرے کو مسخ کر کے بدتمیزی اور غیر اخلاقی گفتگو کو بڑے بڑے سٹیجوں پر کھڑے ہو کر سیاست میں گند ڈالنے کی ریت ڈال دی گئی ہے، ان حالات میں آپ طلبہ کی ذمہ داری ہے کہ آگے بڑھیں اور قوم کی قیادت کے منصب کا حق ادا کریں، اس قوم کی سیاسی و اخلاقی تربیت اہلحدیث کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ آگے بڑھیں اپنا سفر کھوٹا نہ کریں، منزل آپ کی منتظر ہے، جماعت کی یہ ساری مسندیں آپ کے لئے ہیں بس آپ اپنی تعلیم پر توجہ دیں اور اپنے اکابر کی اخلاص کیش خدمات کا مطالعہ کرتے رہا کریں تاکہ جماعت سے وابستگی میں پختگی آ سکے۔

اجلاس میں ایک قرار دادا کے ذریعے عمران خان اور طاہر القادری کے دھرنوں اور ان دھرنوں میں قوم کی بیٹیوں کو نچوانے کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی اور ان سے معافی مانگنے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ دریں اثناء امیر محترم کے حکم پر ملک بھر میں استحکام پاکستان ریلیاں نکالنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ ایک قرار داد میں وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کسی بھی بد معاشی کی صورت میں استعفی نہ دینے کا اعلان کریں۔ پوری قوم ان کے ساتھ ہے۔

سب سے آخر میں امیر پنجاب نے طلبہ کو ناصحانہ کلمات میں جماعت سے منسلک رہنے، جماعت کے پلیٹ فارمز ''پیغام ٹی وی، ہفت روزہ اہلحدیث'' وغیرہ کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کے اظہار کی نصیحت فرمائی اور تمام شرکائے اجلاس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر اجلاس میں تشریف لائے، امیر پنجاب نے خانیوال میں ڈویژنل اہلحدیث کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام معزز اراکین کابینہ سے کردار ادا کرنے کی درخواست کی اور فرمایا کہ کم از کم قریبی اضلاع کے نمائندگان کو اس کانفرنس میں ضرور شریک ہونا چاہئے۔ آخر میں دعائے خیر بھی آپ نے کروائی۔

اجلاس میں پروفیسر محمد سعید کلیروی، مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی، مولانا احمد یار صدیقی، مولانا عبد الواحد سلفی، مولانا محمد اسلم جوئیہ، قاری عبد الغنی ثاقب، حافظ عبد الغفار حسن، مولانا بشیر احمد بشیر، مولانا عمر فاروق لکھوی، حافظ محمد آصف ندیم، قاری محمد تنویر قمر، مولانا تنویر احمد فاروقی، حافظ عبد الغفور، مولانا محمد عارف اثری، قاری ثناء اللہ شاہد قصوری، مولانا محمد دین ندیم، شوکت ضیاء چوہدری، حافظ محمد خاں، علامہ سید خالد محمود شاہ ندیم، محمد ارشد سیٹھی و دیگر نے بھی شرکت کی۔

اخبار الجماعة

مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سٹی کے زیر اہتمام دو ریلیاں

① مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ سٹی کے زیر اہتمام معصوم فلسطینیوں پر اسرائیل کی بربریت کے خلاف جمعہ 22 اگست 2014ء کو ایک عظیم الشان ریلی شیرانوالا باغ گوجرانوالہ سے شروع ہوئی اور پرانا ریلوے سٹیشن پر اختتام پذیر ہوئی، ریلی کے شرکاء کا جوش و جذبہ دیدنی تھا، گوجرانوالہ میں اب تک اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف جتنی بھی ریلیاں ہوئی تھیں الحمدللہ یہ سب سے بڑی ریلی تھی۔ ریلی کی قیادت سرپرست سٹی مولانا محمد صادق عتیق، امیر سٹی پروفیسر سعید کلیروی، نائب امیر پنجاب میاں محمد سلیم شاہد، قائم مقام ناظم سٹی مولانا محمد ابرار ظہیر، مولانا عارف اثری، حافظ عبدالشکور شیخوپوری، مولانا حجاج اللہ صمدانی، مولانا امتیاز محمدی، قاری غلام مصطفیٰ، حافظ مقصود احمد صدر اہلحدیث یوتھ فورس سٹی نے کی جبکہ مولانا حافظ عباس راشد، مولانا قاری شفیق بٹ، مولانا حافظ عثمان اسحاق، مولانا ناصر محمود سلفی، مولانا عبدالغفار قمر، مولانا قاری محمود عاصم مولانا فاروق عاصم اور ڈاکٹر عبدالرحمان پن اپنے اپنے حلقوں سے بڑے جلوسوں کی قیادت کرتے ہوئے ریلی میں شریک ہوئے۔ ریلی کے اختتام پر قائدین سٹی نے خطابات فرماتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کے بے ضمیر حکمران دنیا بھر میں عیسائیوں کی آزادی کے لئے تو فوری عمل شروع کر دیتے ہیں مگر مسلمانوں کے معاملات میں کیوں آنکھیں بند کر لیتے ہیں، مقررین نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ عالم اسلام اپنی اقوام متحدہ تشکیل دے اور عالم کفر کا مقابلہ کرے۔ اسرائیل کو لگام ڈالنے کا مطالبہ کرتے ہوئے علماء نے کہا کہ آج امت مسلمہ کو اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے۔

② مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے قائد حضرت علامہ ساجد میر کے حکم پر سٹی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مورخہ 25 اگست بروز سوموار عظیم دینی دانشگاہ جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ سے ایک عظیم الشان ''عزم تحفظ پاکستان ریلی'' نکالی گئی، اس ریلی کی قیادت شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیر اہلحدیث مولانا محمد نعیم بٹ (مرکزی سینئر نائب ناظم اعلیٰ)، سرپرست سٹی مولانا محمد صادق عتیق، الحاج عصمت اللہ پہلوان، قائم مقام ناظم سٹی مولانا محمد ابرار ظہیر، صوبائی نائب امیر مولانا میاں محمد سلیم شاہد، مولانا حجاج اللہ صمدانی، مولانا امتیاز محمدی، مولانا قاری ابوبکر عثمانی، حافظ مقصود احمد (صدر اہلحدیث یوتھ فورس) مولانا قاری غلام مصطفیٰ، مولانا قاری شفیق بٹ، مولانا حکیم طارق محمود ثاقب و دیگر اکابرین نے کی۔ ریلی میں عمران خان اور طاہر القادری کے دھرنوں میں فحاشی و عریانی کی شدید مذمت کی گئی اور دونوں کو علماء نے یہود و نصاریٰ کا ایجنٹ قرار دیا جو عوامی حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اسلام آباد میں بیٹھے ہیں۔ ریلی میں مطالبہ کیا گیا کہ عمران خان اور طاہر القادری قوم کا وقت اور پیسہ ضائع کرنے پر قوم سے معافی مانگیں، مقررین نے کہا کہ میاں نواز شریف ڈیڑھ کروڑ عوام کے منتخب نمائندہ ہیں انہیں اس طرح بدمعاشی کے زور پر اقتدار سے الگ نہیں کرنے دیں گے۔ کارکنان جمعیت نے عمران و قادری کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔

رپورٹ: (مولانا) عبدالغفار قمر ناظم اطلاعات سٹی گوجرانوالہ

چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس

بمقام:۔ مرکز عمر فاروقؓ اہل حدیث شہزادہ پھاٹک پسرور

بتاریخ:۔ (21) ستمبر بروز اتوار بعد نماز عشاء

زیر صدارت: مفتی کفایت اللہ شاکر ناظم ضلع سیالکوٹ

مقررین: مولانا منظور احمد صاحب گوجرانوالہ، مولانا قاری محمد حنیف ربانی صاحب کامونکی، رانا محمد شفیق خاں پسروری صاحب، مولانا حافظ محمد یوسف پسروری صاحب، مولانا عبدالحفیظ مظہر صاحب ڈسکہ، مولانا بشیر احمد شاکر صاحب قلعہ احمد آباد

منجانب:۔ قاری سیف الرحمن توحیدی، خطیب مرکز ہذا وصدر A.Y.F تحصیل پسرور 0300-9187425

حافظ بابر فاروق رحیمی کا دورۂ بہاولپور

15 اگست 2014ء بروز جمعۃ المبارک جناب حافظ بابر فاروق رحیمی صاحب مرکزی جمعیت اہل حدیث حاصل پور کی دعوت پر یزمان اور بہاولپور تشریف لائے۔ جماعتی احباب سے جماعتی امور پر گفتگو کی، موصوف نے جامع مسجد محمدی اہل حدیث متصل جامعہ محمدیہ اہل حدیث میں لا الہ الا اللہ کے موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ موصوف نے قیام پاکستان کے حوالہ سے تاریخی گفتگو کی آپ نے بڑے پرجوش انداز میں خطاب فرمایا اور قرآن و حدیث کی بارش برسائی۔ نماز جمعہ کے لیے دور دراز سے لوگ مسجد میں جمع تھے۔ مسجد اندر اور باہر سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ لوگوں نے آپ کے خطبہ جمعہ کو بہت پسند کیا اور مطالبہ کیا کہ حافظ صاحب دوبارہ جمعہ کے خطبہ کے لیے یزمان تشریف لائیں۔ نماز جمعہ کے بعد چوہدری نعیم صاحب نے اپنے گھر ظہرانہ دیا اور رخصت کرنے والوں میں امیر ضلع بہاول پور اور ناظم ضلع بہاول پور بھی یزمان میں موجود تھے۔

بعد ازاں حافظ صاحب نے بہاول پور میں مرکز ابن تیمیہؒ میں بعد نماز مغرب درس قرآن ارشاد فرمایا۔ نیز جماعتی زندگی اور جماعت سے وابستگی پر خصوصی طور پر زور دیا اور لوگوں کو ترغیب دی کہ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے دست و بازو بنیں۔

درس کے بعد امیر ضلع نے آپ کے اعزاز میں عشائیہ دیا، بعد ازاں امیر ضلع اور ناظم ضلع و دیگر ساتھیوں نے آپ کو لاہور کے لیے رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دینی خدمت کو قبول فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب:۔ محمد زکریا طیب (ناظم ضلع بہاولپور)

ضرورت مدرس قاری

ہمیں اپنے ادارہ کے لیے ایک مستند قاری مدرس کی ضرورت ہے جو شعبہ حفظ القرآن کا ماہر لہجہ ائمہ حرم تجوید کے ساتھ پڑھا سکے۔ شادی شدہ اور مسلک اہل حدیث ہونا ضروری ہے۔ (خدمت حسب لیاقت)

رابطہ: ملک محمد راشد عمران، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث جامپور، ضلع راجن پور

0333-8556472 - 0300-7188025

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

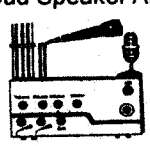

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

ضروری اعلان

ادارہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' 106 راوی روڈ لاہور نے جناب مرزا افتخار بیگ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان کو ضلع رحیم یار خان میں ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کا بیورو چیف جناب قاری ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان کو ضلع رحیم یار خان میں نمائندہ خصوصی مقرر کیا ہے۔ احباب جماعت اس حوالہ سے ان کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔

منجانب:۔ مدیر اعلیٰ ہفت روزہ اہل حدیث۔ لاہور

باجوڑ ایجنسی میں ہنگامی اجلاس

گذشتہ اتوار کو جامعہ ثانویہ پانک باجوڑ ایجنسی میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ شیخ القرآن مولانا عنایت اللہ مہتمم جامعہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں ہر قسم کی تکلیف میں صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ اسلام ایثار واستقامت کا درس دیتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھی مولانا گل رحیم صاحب اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ 3۔ گاؤں کے لوگوں نے زیادتی کی ہے جو قابل مذمت ہے۔

اجلاس میں بہت سے علماء کرام نے اپنی آراء کا اظہار کیا اور یہ طے ہوا کہ ① بیت المال کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ ② ماہانہ اور ہفتہ وار تبلیغی پروگرام ہوں گے۔ ③ حجاج کرام کی تربیت کے لیے جامعہ ثانویہ میں اہتمام ہوگا۔ شرکاء کو کھانا بھی دیا جائے گا۔ ④ ہر اتوار کو بعد نماز ظہر مولانا عنایت اللہ صاحب بخاری شریف کا درس دیا کریں گے۔ ⑤ سکول وکالج کی سطح پر طلبہ کو منظم کیا جائے گا۔ دعائے خیر پر اجلاس برخواست ہوا۔

منجانب: شاکر اللہ باجوڑی، صدر اہل حدیث یوتھ فورس ضلع باجوڑ ایجنسی (فاٹا) 0302-5529188

درخواست دعائے صحت

مولانا عبداللہ یوسف صاحب ناظم مدرسہ دارالحدیث، امیر شہر اوکاڑہ تقریباً ایک ماہ سے فالج کے عارضہ کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھے اب وہ اپنے گھر منتقل ہو گئے ہیں اور علاج جاری ہے۔ احباب جماعت ان کی مکمل صحت یابی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ

رابطہ:۔ مولانا عبداللہ یوسف صاحب 0312-4403173

منجانب:۔ خلیل الرحمٰن مجاہد (صدر) اہل حدیث یوتھ فورس سٹی اوکاڑہ

درخواست دعائے صحت

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنما ملک محمد اسلم آزاد کا ان دنوں پرائیویٹ ہسپتال میں آپریشن ہوا اور ہسپتال سے گھر منتقل ہو گئے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنماؤں ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، صوفی محمد دین عاجز اور محمد سرفراز حسن نے ملک محمد اسلم آزاد کی عیادت کی اور ان کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی۔ قارئین سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

اعلانِ داخلہ

دائی مہران کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ ''دارالرشاد'' آزاد پیر جھنڈو سندھ میں داخلے جاری ہیں۔ اس جامعہ کے بانی علامہ محب اللہ شاہ راشدیؒ تھے۔ جامعہ میں سندھ اور پنجاب کے جید اساتذہ کرام تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت جامعہ کے مہتمم سید قاسم شاہ راشدی ہیں۔

رابطہ:۔ حافظ صلاح الدین کاکا۔ نیو سعید آباد

0300-3076877 - 0300-3043924

دوا بھی

فیصل معجون قوت دماغ زعفرانی ®

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

غذا بھی

طلباء، اساتذہ علماء، وکلاء اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے ایک انمول تحفہ

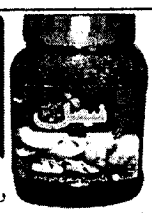

- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- بے خوابی، ذہنی دباؤ، جسمانی کمزوری اور اعصابی تناؤ کا اکسیر علاج
- معدہ وجگر کی گرمی اور کمزوری کا بہترین علاج
- ہر موسم، ہر مزاج اور ہر عمر میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- حمل، ولادت، زچگی اور رضاعت کی تمام کمزوریوں کا علاج
- نظامِ ہضم کی درستگی، اعصاب کی کمزوری اور پیدائش خون، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر عمر کی خواتین وحضرات کیلئے یکساں مفید
- بیماری اور آپریشن کے بعد ہونے والی کمزوری کا بہترین علاج

بذریعہ ڈاک ڈلیوری کسی اضافی خرچ کے بغیر

0314-3085577

تعارفی قیمت 1200/-

Wgt.: 600gm 5 گرام دودھ کے ہمراہ، صبح شام

زعفران	جوہر مرجان	آملہ	مرچ سیاہ	مغز چہار مغز	الائچی خورد
بادیان	شہد	اسطوخودوس	مغز فندق	گوند کتیرہ	ورق طلاء
مروارید	ہلیلہ	برہمی بوٹی	گل سرخ	ورق نقرہ	گاؤزبان
دارچینی	جوہر آہن	مغز اخروٹ	خشخاش	مغز بادام	طباشیر
کشنیز	مویز منقی	مغز کدو	مغز تربوز	الائچی کلاں	زرشک

فیصل FOODS ®

Faisal Foods ®

Star Plaza, D-Ground, Faisalabad.

0314-3085577

گھر بیٹھے صرف ایک فون کال پر دینی رہنمائی حاصل کیجیے

• دینی • روحانی • کاروباری مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں حل

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

رابطہ کیلئے

میاں طاہر فاضل مدینہ یونیورسٹی ایڈیٹر صوت الحرمین

0314-3010777

ماہنامہ صوت الحرمین

شارلیٹ نارتھ کیرولینا امریکہ

www.alharmain.org

alharmain777@gmail.com

0314-3010777

اسلامی لائبریری

مفید معلوماتی اور اصلاحی کتب انتہائی تبلیغی قیمت میں

اپنے گھر، مسجد اور مدرسہ میں علمی روشنی پھیلانے کیلئے لائبریری کی بنیاد رکھیے

نام کتاب	مصنف	تعداد جلد	عام قیمت	تبلیغی قیمت	بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے اضافی چارجز
تفسیر ابن کثیر / تخریج شدہ	ترجمہ: مولانا محمد جوناگڑھیؒ	5	3600	1780	250
تفہیم القرآن	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	6	2500	1680	250
صحیح بخاری	ترجمہ: علامہ وحید الزمانؒ	3	3200	1580	250
سیرۃ النبی ﷺ	علامہ شبلیؒ / سید سلیمان ندویؒ	4	2000	980	250
رحمۃ للعٰلمین	قاضی سلیمان منصور پوری	مکمل	1200	590	150
قصص القرآن	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ	2	1100	490	150
تحفۃ العروس	محمد مہدی استنبولی	مکمل	680	280	75

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

خوشخبری

کے تمام ضلعی صدور اپنے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور عہدے کے دستاویزی ثبوت کی فوٹو کاپی بھجوا کر عظیم کتاب رحمۃ للعٰلمین تحفۃً حاصل کریں۔

ڈاک خرچ بھی صوت الحرمین برداشت کرے گا۔

یہ پیشکش 31 اکتوبر 2014 تک کے لئے ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا محمود الحسن غضنفر کو صدمہ

۲۲ اگست بروز جمعۃ المبارک علی الصبح اچانک مولانا کی اہلیہ محترمہ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت جبکہ مولانا موصوف پیرانہ سالی کے ایام سے گذر رہے ہیں یکدم زوجہ محترمہ کے داغ مفارقت دے جانے سے ان کے لیے ان کی اولاد اور خاندان کے لیے عظیم صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشیں معاف فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ آمین!

اہل حدیث ادارہ مولانا موصوف کے صدمہ میں شریک ہے۔ مرحومہ کی مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

منجانب: مولانا عبدالرزاق عفیف واحباب جماعت ضلع چکوال

⊙ مولانا محمد یوسف خطیب جامع مسجد اہل حدیث کوٹ حشمت، حافظ آباد کا بیٹا فوت ہوگیا ہے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا نے خود ہی پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مولانا یوسف کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

⊙ مولانا رفاقت صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث سل گاؤں 5 اگست کو وفات پا گئے، ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام (کوٹ اسلام) نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں متعدد علماء کرام اور احباب جماعت شریک ہوئے۔

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس گوجرہ کے رہنما محمد سرفراز حسن کی ممانی، ماسٹر محمد اشرف کی اہلیہ شورکوٹ چک نمبر 38 میں انتقال کر گئیں۔ نماز جنازہ کے بعد ان کے آبائی گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت اہل حدیث یوتھ فورس گوجرہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "**جوہر نایاب**" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

جمعیۃ اہلحدیث پنجاب کا دینی تعلیم وتربیت کا منفرد ادارہ — مذہبی اور سیاسی تعصبات سے پاک

مولانا محمد عبداللہ — مولانا محمد یحییٰ جلالپوری

عظیم یونیورسٹی اور سائنٹیفک ادارہ

جامعہ دارالسلام

چوک شاہ عباس ملتان

پرائمری کے امتحانوں سے فارغ ہونے والے طلبا وطالبات کے لئے

ایک سال میں حفظ القرآن

عربی اور انگلش کے ساتھ

میٹرک، ایف اے، بی اے کے امتحانوں سے فارغ ہونے والے طلبا وطالبات کے لئے

2 سال میں درس نظامی

جدید طریقہ تدریس کے ساتھ

شرائط داخلہ

جامعہ کی خصوصیات:
- مثالی اور تربیتی ادارہ
- جید علماء کرام کی زیر نگرانی
- عربی بول چال
- تربیت پر خصوصی توجہ
- علمی تحقیقی ماحول
- صاف ستھرا ماحول
- تعلیم کے ساتھ فن تقریر میں مہارت
- امتحانوں میں پوزیشن لینے والوں کیلئے انعامات
- ابتدائی علاج معالجہ اقیام وطعام کی سہولت
- غریب اور مستحق طلباء کے ساتھ خصوصی معاونت
- کمپیوٹر کی ابتدائی تعلیم
- جنریٹر کی سہولت
- داخلہ انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا
- خواتین اور طالبات کیلئے سلائی سنٹر

نصاب درسیات: حسن السلم آخری پارہ، حفظ، اصول تجوید، اصول صرف ونحو، ترجمۃ القرآن مع التفسیر، اصول تفسیر، اصول فقہ، اصول حدیث، مشکوٰۃ شریف، صحاح ستہ (بخاری مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی شریف)

مزید داخلے جاری ہے

داخلہ جاری ہے

نوٹ: خواہشمند حضرات داخلے سے پہلے رجسٹریشن ضرور کروائیں

قاضل: ابوعبدالرحمن مولانا قاری عبدالحی جامی — امام وخطیب: جامع دارالسلام چوک شاہ عباس ملتان

رابطہ نمبرز: 0300-7350595 — 0301-7407734

اعلان داخلہ

مدرسہ ابن حنبل حفظ القرآن

کچا ایکسن آباد روڈ نزد پہلی والا پل گوجرانوالہ

25 شوال سے شعبہ حفظ القرآن میں داخلہ جاری ہے

- مخصوص نشستوں پر ہاسٹل کی سہولت بھی موجود ہے
- ماہانہ معقول وظیفہ دیا جاتا ہے
- داخلے کے لیے پرائمری پاس اور سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے
- علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے

منجانب: صاحبزادہ ابوعمار حجاج اللہ صمدانی، مہتمم مدرسہ حفظ القرآن

رابطہ: 0321-6465017

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو رئیس کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضائے رئیسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالتدبیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لاکر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں اِن سے شفاء کاملہ وعاجلہ ہوگی انشاء اللہ ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت مستند درجہ اوّل ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دواساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطورِ حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	شوگر	کالی کھانسی	اپینڈکس	مالی خولیا	امراض مردانہ	عرق النساء	ہال سفید ہونا	ٹی بی	ہیموفیلیا
فقیقہ	سلسل البول	ہچکی	عظم قدد	یوریا	امراض زنانہ	مہرے ہل جانا	بلڈ پریشر	دمہ	بے اولادی
بے خوابی	سوکڑا	کانچ نکلنا	دل کا دورہ	قطیر البول	وجع المفاصل	حج وکزاز	گنجا پن	کیرا	کمی ہارمونز
بندزلہ	سنگر ہنی	چنبل	اپھارہ	ٹینشن	تحجر المفاصل	برص	کمی خون	استسقاء	عنانت
لکنت	بول بستری	ملیریا	السر	بواسیر	گیدھیا	رسولیاں	جنون	یرقان	ایڑو سپرمیا
چھری	خواب میں ڈرنا	ٹائیفائیڈ	اماس	اولاد نرینہ	نقرس	دبلا پن	دل میں سوراخ	اعصابی کمزوری	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

پنجاب بینک ٹائٹل مبشر کریم بھٹی
لائف کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0214 0047930009
میزان بینک ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
سیونگ اکاؤنٹ نمبر
7001 0101053034
الائیڈ بینک ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
الائیڈ ایزی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0479 0010000692380027
یو بی ایل اومنی ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
اکاؤنٹ نمبر 0345 7545119
عبدالکریم بھٹی
شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھارام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور Jazz:0345-7545119,Telnor:0313-7545119

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ہمایوں

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (ریزونڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

نام ہی کافی ہے

مکمل ایمپلی فائیر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا میں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم ووڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائیر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی رینج دستیاب ہے۔

ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ریحان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا میں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

ساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ہارمونیم)

سرسار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا میں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر اہتمام

مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس شہر گجرات

تکمیل درس مشکوٰۃ شریف کانفرنس

انشاء اللہ

بمقام

مرکزی جامع مسجد صدیقہ اہلحدیث

سرگودھا روڈ نزد ریلوے پھاٹک گجرات شہر

9 ستمبر 2014 بروز منگل بعد نماز عشاء

شیر پنجاب

جناب حضرت مولانا

منظور احمد صاحب

گوجرانوالہ

زیر صدارت

عظیم سکالر

جناب چوہدری بشیر احمد صاحب

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث گجرات شہر

زیر نگرانی

حضرت مولانا

جناب محمد یحییٰ اوہلہ صاحب

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث گجرات شہر

خطابت

جناب حافظ عبدالوہاب عابد صاحب

حضرت مولانا

جناب حافظ طارق محمود یزدانی صاحب

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع گجرات

حضرت مولانا

جناب عبدالواحد سلفی صاحب

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع گجرات

مناظر اسلام

جناب حضرت مولانا

حافظ محمد عمر صدیق صاحب

شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

معززین

جناب ماسٹر محمد شفیع صابر صاحب M.A

جناب حاجی محمد ارشد جاوید صاحب

جناب پروفیسر علامہ وقار حسین طاہر صاحب

نوجوان قیادت

جناب چوہدری ارشد جاوید لمبوہ صاحب

جناب نعیم ہاشمی صاحب

جناب ارشد محمود بلوچ صاحب

جناب فیضان مسعود قدوسی صاحب

جناب ذوالفقار فاروقی صاحب

جناب حافظ ممشعیب صاحب

جناب خواجہ جنید صاحب

انتظامیہ

جناب چوہدری خالد محمود صاحب

جناب چوہدری شبیر احمد صاحب

جناب مولوی عطاء اللہ صاحب

جناب حاجی نذیر احمد صاحب

جناب حاجی ارشد محمود صاحب

الداعی الی الخیر انتظامیہ مرکزی جامع مسجد صدیقہ اہلحدیث گجرات شہر 0301-6282786, 0344-6242413

اور قرآن کو خوب ترتیل (تجوید) کے ساتھ پڑھو۔ (القرآن)
تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔ (الحدیث)

زیر اہتمام
جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور کے

فضیلۃ الشیخ قاری ادریس العاصم حفظہ اللہ کی زیر نگرانی

خوشخبری عظیم
داخلہ برائے تجوید

حفظ سے فارغ ہونے والے طلباء کے لیے سنہری موقع

خصوصیات

1. لہجات عرب کی خصوصی تربیت
2. تجوید کے ساتھ 2 سالہ درس نظامی کا نصاب
3. 2 سالہ وفاق المدارس کا نصاب
4. جامعہ کی طرف سے تجوید کی سند
5. وفاق المدارس سے الحاق شدہ
6. مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اساتذہ کی خدمات
7. محنتی اور مشفق عملہ
8. نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لیے خصوصی انعامات
9. ادارہ ہذا کا مدینہ یونیورسٹی سے باقاعدہ الحاق
10. کورس کا دورانیہ 2 سال

شرائط داخلہ

① حافظ قرآن اور اُردو پڑھ لکھ سکتا ہو
② داخلہ کے وقت ہر طالب علم اپنے سرپرست یا والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائے

حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
0345-7656730 0423-7656730

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینی و دنیاوی علوم کی عظیم درس گاہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

تحت اشراف مرکز ادارۃ الاصلاح 79/ ایف گلشن راوی لاہور

میں

داخلہ جاری ہے

15 شوال سے آخر شوال تک

خواہش مند طلبہ اپنے کفیل (سرپرست) کے ہمراہ تشریف لائیں

مریض طلبہ رابطہ سے گریز کریں

خصوصیات

ہونہار طلبہ کیلئے عظیم خوشخبری درس نظامی کے طلبہ کیلئے ماہانہ وظیفہ 500 دیا جاتا ہے ہفت روزہ پروگرام میں طلبہ کی قوت بیان اور حسن تلاوت قرآن مجید کی تربیت قیام اللیل کیلئے تحریص و ترغیب

تجوید و قراءت و درس نظامی کیلئے رجسٹرڈ اسناد جس سے سرکاری اداروں میں ملازمت کیلئے آسانی ہو سکتی ہے

کھلا صاف ستھرا ماحول | کھانے کا بہترین انتظام | طلبہ کیلئے تربیتی نظام | علاج معالجہ | حجامت | صابون اور دیگر سہولیات

ابو عمیر قاری محمد عزیر
مدیر: ادارۃ الاصلاح جامعۃ العلوم الاسلامیہ جامع مسجد قصی اہلحدیث 79 ایف گلشن راوی لاہور
نائب امیر: مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ پنجاب
042-37410587-0300-4162886
0300-8010935-0331-8030120
سیدز
0300-4553850
0323-6263644
0302-2200009

روح افزا

اور کیا چاہیئے!

ہمدرد Brands Award Pakistan Standards

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث یوتھ فورس
21 ویں سالانہ دوروزہ
عظیم الشان
ایمان افروز
اہلحدیث کانفرنس
فقید المثال
اہلاً وسہلاً مرحبا
بتاریخ
13.12
ستمبر 2014
بروز جمعۃ المبارک
بعد نماز عشاء
بمقام
جامع مسجد اہلحدیث
مرالیکوال گوندل روڈ
سیالکوٹ
علامہ محمد یعقوب
محمد منیر
عبدالقدوس
صہیب احمد میر
محمد خلیق خان
محمد شفیق خان
محمد حنیف لمگانی
محمد عبدالرحیم کلیم
طارق محمود
سلطین شاہ
ابوبکر سلطان
طیب الرحمان
محمد یوسف
محمد عمر صدیق
عبدالرزاق ساجد
محمد اسحاق
منظور احمد
عبدالمنان
محمد اکرم
عبدالغفور
عبدالرزاق
12 ستمبر کا خطبہ جمعہ
12:30 بجے
0331-6691330
0343-6342300
0322-7351956
0331-6696620
aslmgraphic@gmail.com

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116

Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org

مدارس کے نظام میں غلطی ہو تو اصلاح ہو سکتی ہے

اگر نصاب تعلیم میں غلطی ہو تو نسلیں تباہ ہو جاتی ہے

پاکستان کا واحد ادارہ جو فرقہ واریت سے بالاتر ہے

مدارس کی دنیا میں انقلاب کا علمبردار

مرکز القرآن للدراسات الاسلامیہ رجسٹرڈ

پولیس کالونی روڈ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ پنجاب پاکستان

جسمیں جدید طریقہ تدریس سے

مکمل درس نظامی صرف 2 سال میں

داخلہ فری ہے

بیرونی طالبات کیلئے رہائش کا معقول انتظام ہے

مرکز کے دیگر شعبہ جات

- ناظرۃ القرآن
- ترجمۃ القرآن
- فہم القرآن
- تجوید وقرات
- فہم صلاۃ
- وفاق المدارس
- فاضل عربی
- ایم اے اسلامیات
- ایم اے عربی
- جدید عربی بول چال
- دستکاری سکول
- کمپیوٹر کورس کلاس

شعبہ حفظ القرآن کے ساتھ

میٹرک کا مکمل انتظام

سالانہ سمر کیمپ صرف 60 روزہ

ملٹی میڈیا لیپ ٹاپ کے ذریعے

تجوید القرآن صرف 2 ہفتے میں مکمل

آن لائن بیرون ملک بذریعہ انٹرنیٹ کلاسز کا اہتمام

خادم مجاہد امان اللہ مرکز القرآن للدراسات الاسلامیہ رجسٹرڈ پولیس کالونی فاروق آباد

056 3875158 0322 5866957